بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

19 شوال 1426 ہجری 22 نبوت 1384 ہش 22 نومبر 2005

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 19 نومبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو معاشی اور معاشرتی طور پر اعلیٰ معیار قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔
اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں ان کے حال کے مطابق رُوح سے قوت پا کر تقریریں کرتے تھے

......ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام......

سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں، ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اسکے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جسکا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے رو براہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔ اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے...... تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشو و نما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اسکا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسوں میں

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیوں نے اگر دنیا سے فساد دور کرنا ہے تو آپس میں بھی اور غیروں کے ساتھ بھی معاشی اور معاشرتی طور پر اعلیٰ معیار قائم کرنا ہوگا

آج دنیا کو ہر مصیبت اور آفت اور تباہی سے بچانے کیلئے

ہر قسم کے اعلیٰ خلق پر عمل اور اس کی تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 نومبر 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی اوفوا الکیل ولا تکونوا من المُخسرِین وزنوا بالقسطاس المستقیم ولا تبخسوا الناس اشیاء ھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔ (شعراء 183-185) کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ذکر کیا ہے ان کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ ماپ تول پورا دیا کرو کم تولنے کے طریقے اختیار نہ کیا کرو اس سے ملک میں فساد اور بدامنی پھیلے گی یہ آیات جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں اس کا ترجمہ اس طرح ہے کہ "پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ بنو جو کم کر کے دیتے ہیں اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو اور لوگوں کے مال ان کو کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاتے پھرو فرمایا ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "اور کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

114 واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** ::: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معابعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غلاموں کیلئے نوید مسرت!

((4))

گزشتہ اشاعت میں ہم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے حوالہ سے عرض کیا تھا کہ خلافت ایک ایسا مضبوط اور عالیشان قلعہ ہے جس کے اندر مومن ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رہ کر ترقیات کی منازل طے کرتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً کہ دین اسلام کو اللہ تعالیٰ خلافت کے زیر سایہ تمکنت وشوکت اور قوت وسطوت عطا فرماتا ہے اور جب بھی خوف آئے اس کو امن سے بدل دیتا ہے۔ یہی راز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں مسلمانوں نے جو جسمانی وروحانی ترقیات حاصل کیں ان کی مثال ملنا مشکل ہے اس بناء پر مسلم دانشور مسلمانوں کی اس موجودہ پستی اور تنزل وادبار کے دور میں حسرت بھرے انداز میں یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ مسلمانوں کی موجودہ پستی وذلت کا علاج یہی ہے کہ ان میں پھر سے خلافت علی منہاج النبوت کا قیام عمل میں آجائے۔ چنانچہ مدیر صدق جدید لکھنؤ مولانا عبد الماجد دریابادی نے 1974 میں لاہور میں منعقد ہونے والی مسلم سربراہ کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے نہایت حسرت بھرے انداز میں لکھا تھا۔

’’اتنے تفرق وتشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر شام کا رُخ کس طرف ہے مصر کدھر اور حجاز اور یمن کی منزل کونسی ہے۔ اور لیبیا کی کونسی؟

ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی۔ ایک اسرائیل کے مقابلہ پر سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ قومیتوں کا جو فسوں شیطان نے پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکلتا۔ (صدق جدید لکھنؤ یکم مارچ 1974ء)

مدیر تنظیم اہلحدیث نے اپنے رسالہ 12 ستمبر 1969ء میں لکھا۔

’’اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہوسکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گری ہوئی ملت اسلامیہ کی یہ ناؤ کسی طرح اس نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے‘‘۔

علامہ اقبال نے اپنے منظوم کلام میں نہایت حسرت بھرے انداز میں لکھا۔

تا خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

مولانا ابوالحسن علی ندوی نے رسالہ تعمیر حیات لکھنؤ میں لکھا:

’’اس وقت عالم اسلام خلافت کے اس ضروری ادارے اور اس مبارک نظام سے محروم ہے جس کے قیام کے مسلمان مکلف بنائے گئے ہیں اور جس سے محرومی کا جرمانہ وہ مختلف شکلوں میں ادا کر رہے ہیں‘‘۔

حیرت یہ ہے کہ مسلم دانشور چاہتے تو ہیں کہ ان میں نظام خلافت قائم ہو لیکن وہ اس راز سے بے خبر ہیں کہ خلیفہ بنانا تو انسان کا کام نہیں۔ خلیفہ تو خدا بناتا ہے اور اس کیلئے ضروری ہے کہ مومنین کی کھیتی ایمان واعمال صالحہ کے پانی سے سیراب ہو۔ سوال یہ ہے کہ آج کے منتشر اور فرقہ فرقہ سے بنے ہوئے مسلمان اپنے میں سے کسی منتشر دماغ انسان کو واجب الاطاعت خلیفہ بنا سکتے کیا تمام فرقوں کے مسلمان اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لیں گے ہرگز نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

آج مسلمانوں کے دماغوں میں ایک تو ایسے خلیفہ کا تصور ہے جس کو وہ خود بنائیں اور جس کو وہ خود اپنی مرضی کے مطابق چلائیں اور جو خلیفہ بنتے ہیں پلک جھپکتے میں روئے ارض سے تمام انسانوں کا قلع قمع کر کے تمام مذاہب کو نیست ونابود کر کے مسلمانوں کو خدا کی زمین پر غالب کر کے انہیں عالمگیر حکومت سے نواز دے ایسے ہی خلیفہ اور ایسے ہی امام مہدی کے وہ منتظر ہیں اور اس کی راہ تو ہموار کرنے کیلئے وہ تمام دنیا میں جہاد کا جال پھیلائے ہوئے ہیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہمارے آقا ومولیٰ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی بھی نبی کے زمانہ میں ایسا ہرگز نہیں ہوا ہے۔ ہر ایک روحانی نظام غریبی وحلیمی سے شروع ہوا ہے اور محبت ورواداری کے ذریعہ ہی پھیلا ہے اور آج بھی امام مہدی اور اس کی خلافت اسی نظام کے زیر سایہ ہی پرورش پاتے ہوئے محبت سے دلوں کو جیتتے ہوئے دنیا بھر میں روحانی فتح حاصل کر رہی ہے ایسا کوئی خلیفہ آنے والا نہیں ہے جس کو منتشر اور فرقہ در فرقہ بٹے ہوئے مسلمان خود بنائیں گے اور جو تلوار کے زور سے اسلامی حکومت کو تمام دنیا میں پھیلا کر مسلمانوں کو غالب کر دے گا۔ جب سے روحانی سلسلہ اس دنیا میں شروع ہوا ہے کبھی ایسا نہیں ہوا نہ ہی ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایسا ہوا ہے۔ پس اگر خوف کو امن سے بدلنا چاہتے ہو اور اسلام کو انسان کے دلوں میں غالب کرنا چاہتے ہو تو خدا کی اس سنت کو سمجھو اور اس کے تابع چلنے کی کوشش کرو اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے اپنی طرف سے کسی امام مہدی کو مبعوث کرے جیسے اس نے تمام انبیاء کو امام مہدی بنا کر ہی مبعوث فرمایا تھا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

’’وجعلنا ھم ائمۃ یھدون بأمرنا‘‘

کہ ہم نے تمام انبیاء کو امام مہدی بنا کر مبعوث فرمایا تھا پس اس سے آنے والے امام مہدی کی نبوت کا مسئلہ بھی حل ہو گیا اور یہ بات بھی حل ہوگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو صحیح مسلم میں چار مرتبہ نبی اللہ کے لقب سے نوازا ہے۔

پس آج بھی اسی طرح خدا نے اس امام مہدی کو مبعوث فرمایا ہے جس نے ایک ایسی جماعت تیار کی ہے جو روحانی خلافت کے وعدہ کے حقدار ثابت ہوئی یعنی جو امام مہدی علیہ السلام کے زیر سایہ ایمان واعمال صالحہ کے پانی سے سیراب ہوئی اور ایک زرخیز زمین کی طرح اس بات کیلئے تیار کی گئی کہ اُن میں خلافت علی منہاج النبوت قائم ہو سکے۔ پس آج اس جماعت میں خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہے اور وہ سب کو اس روحانی نظام کی طرف بلا رہی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس روحانی نظام کے بعد اب اور کوئی نظام نہیں اور نہ ہی کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس نظام کے مقابلہ میں کوئی اور نظام خلافت قائم کر کے دکھا سکے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے تمام دنیا کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

’’سارا عالم اسلام ملکر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتا کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے۔ (خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 3.4.93)

پھر فرمایا:

’’یاد رکھیں آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے اور اُمت واحدہ بنانے کا کام خلافت احمدیہ کے سپرد ہے اور کسی کے نصیب میں نہیں ہوسکتا میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے غلاموں کو اُمت واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دور میں خلافت احمدیہ کے سپرد کیا ہے جو اس سے تعلق کاٹ لے گا اس کی کوئی کوشش خواہ نیکی کے نام پر ہی ہو کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ (خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 16 جولائی 93)

پس اس خلیفہ برحق کی انتظار میں ہم آج آنکھیں بچھائے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عظیم نعمت کی قدر کرنے اور اس کے مقام کو سمجھنے کی اور اس سے فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (منیر احمد خادم)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ناروے کے حوالہ سے چند اشعار

وہ ایک شخص آکے ہمیں زندہ کرگیا ✿ وہ سب کو اپنے فیض سے پائندہ کرگیا
مردہ دلوں میں کرگیا پیدا وہ زندگی ✿ تاریکیوں کو نور سے تابندہ کرگیا
اس کو خدا نے نور فراست عطا کیا ✿ نور ہدیٰ سے وہ ہمیں تابیدہ کرگیا
اسکی محبتوں کا دریا رواں رہا ✿ وہ پیار سے ہر ایک کو گرویدہ کرگیا
مسرور خود تھا ہم کو بھی مسرور کرگیا ✿ ہر احمدی کے دل میں عجب نور بھر گیا
کچھ بانٹے اس نے الفتوں کے پھول اس طرح ✿ چھوٹوں بڑوں کو لمحوں میں مسحور کرگیا

(خواجہ عبد المومن اوسلو ناروے)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قادیان کی جلسہ گاہ میں فرش پر گھاس اور میٹ ڈال کر بیٹھنے انتظام کیا جاتا ہے اور لوگ بڑی خوشی اور آزادی سے جہاں چاہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے احباب کے لئے جو نیچے بیٹھنے سے معذور ہیں یا بعض عہدیداروں کے لئے کرسیوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ انتظام بہت محدود ہوتا ہے لیکن عین جلسہ کے دن کرسی کا ٹکٹ طلب کرنے والوں کا ہجوم ہو جاتا ہے اور بدنظمی کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ امراء وصدر صاحبان جماعت ایسے مخصوص احباب کے نام اپنی سفارش کے ساتھ 10 دسمبر تک خاکسار کو بھجوا دیں اور مستورات کے نام مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو بھجوادیں تا کہ جنکو ٹکٹ دینے کا فیصلہ ہو جائے ان کے ٹکٹ تیار کر کے قبل از وقت امراء وصدر صاحبان کو بھجوادے جائیں تا کہ عین موقع پر ان کو اور دفتر کو پریشانی نہ ہو۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

اخبار بدر

کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

یہ بھی تبلیغ کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں اور قربانی کے اعلیٰ نمونے قائم کئے اُن تبدیلیوں کو ہم نے اس زمانے میں جاری رکھنا ہے۔

جماعت احمدیہ ناروے کو مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اخلاص ووفا کے شاندار نمونے دکھاتے ہوئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنے کی پرزور تحریک۔

آپ میں سے ہر ایک آج یہاں سے اس ارادے کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، چاہے جو مرضی مجھ پر بیت جائے ہم نے اب اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 23/ستمبر 2005ء(23/تبوک 1384ہجری شمسی) بمقام اوسلو۔(ناروے)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾

(آل عمران:93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم کامل نیکی ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو۔ اور جو کوئی بھی چیز تم خرچ کرو، اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے بنیادی حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے نماز کے حکم کے ساتھ ہی مالی قربانی کے بارے میں بھی فرما دیا جیسا کہ فرمایا ﴿وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (البقرۃ:4) نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، جہاں اس کی عبادت کرنا ضروری ہے وہاں اس کی راہ میں اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرنا بھی ضروری ہے۔ اور یہی چیز ہے جس سے تزکیہ نفس بھی ہوتا ہے۔ مال سے محبت کم ہوتی ہے اور ایک مومن اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی وقتاً فوقتاً قومی ضرورت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تحریک فرماتے تھے۔ اور صحابہؓ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے تھے۔ کیا مرد اور کیا عورتیں سب اپنے مال قربان کرتے تھے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں تحریک فرمائی کہ دین کو مالی قربانی کی ضرورت ہے تو حضرت بلالؓ نے جو اپنی چادر پھیلائی ہوئی تھی وہ عورتوں کے زیورات سے بھر گئی۔ عورتیں اٹری پڑتی تھیں، ایک دوسرے پر گرتی پڑتی تھیں کہ جو کچھ ہے پیش کر دیں۔ ایک دفعہ آپؐ کی تحریک پر حضرت عمرؓ اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حاضر ہوئے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کا کُل اثاثہ اللہ اور اس کے رسول کے حضور پیش کرنے کے لئے لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکر! گھر میں بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو عرض کی: گھر میں اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں جس سے بڑھ کر کوئی اثاثہ نہیں ہے، جس سے بڑھ کر کوئی سامان نہیں ہے، جس سے بڑھ کر کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حاضر ہوا تھا تو اس وقت میرا خیال تھا کہ آج میں ابوبکر سے آگے نکل گیا ہوں لیکن کہتے ہیں کہ ابوبکر کی بات سن کر میں نے سوچا کہ میں ابوبکر سے کبھی آگے نہیں نکل سکتا۔

جب یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾۔ (آل عمران:93) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ جو مدینہ کے انصار میں سے سب سے زیادہ مالدار تھے، ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سب سے عمدہ باغ ''بَرحاء'' نامی تھا جو حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے بالکل سامنے اور قریب تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں کے کنویں کا ٹھنڈا پانی پیا بھی کرتے تھے، بڑا آپؐ کو پسند تھا۔ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہ انصاریؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ باغ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ مَیں اسے اللہ کی راہ میں دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرے میں شامل کرے گا۔ تو صحابہؓ کی مالی قربانیوں کے یہ نمونے ہوتے تھے۔

(بخاری کتاب الاشربه. باب استعذاب الماء)

اس آیت کی وضاحت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے نہیں پا سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں''۔

پھر آپ نے فرمایا: ''مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اُن چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ساتھ آجکل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اِس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے۔ کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہیں۔ اور اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے۔ جان سب کو پیاری لگتی ہے۔ مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ کی راہ میں جان قربان کر دیں''۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:۹۳) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو''۔

فرمایا: ''کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر ۹۳)

پس چودہ سو سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے اپنے ماننے والوں میں یہ انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی اور بہت سوں کے دلوں میں یہ انقلاب پیدا کیا جس کی وجہ سے مسیح محمدی کے ماننے والوں نے بھی پہلوں سے ملنے کی خوشخبری پائی اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کے انعام سے انعام یافتہ ہوئے۔ آج ہم احمدی بھی جوان بزرگوں کی اولادیں ہیں اور خالصتاً اللہ کی خاطر ان نیکیوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور جن کے کرنے کا اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر عہد کیا ہے۔ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کے مطابق دائمی اور ہمیشہ رہنے والا زمانہ ہے اور خلافت حقہ کے ذریعہ اس نے تا قیامت جاری رہنا ہے۔ اس لئے اس تعلیم کے ذریعہ سے جس کی چند جھلکیاں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات سے پیش کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں اور قربانی کے اعلیٰ نمونے قائم کئے اُن تبدیلیوں کو ہم نے اس زمانے میں جاری رکھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہماری بچت اسی میں ہے کہ ہم اس کی راہ میں اپنا بہترین مال پیش کریں، اس کی رضا حاصل کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ﴾ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا۔ یعنی تمہارے اپنے لئے بھی یہ بہتر ہے کیونکہ تم جو مال خرچ کرو گے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے سے راضی ہوگا، تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق ملے گی۔ بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد تم اپنے یا اپنے گھر پر یا اپنی اولاد پر جو خرچ کرو گے اس میں بھی برکت پڑے گی۔ تمہارے تھوڑے مال میں بھی خدا تعالیٰ اتنی برکت رکھ دے گا جو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کر رہی ہوگی۔ تمہارے بچوں میں اور ان کی تربیت میں بھی اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ غرض کہ یہ ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا ﴿وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الحشر:10) اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ پس اگر فلاح پانی ہے، کامیابی حاصل کرنی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اگر اپنے مالوں اور اولادوں میں برکت ڈالنی ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی کنجوسی اور بخل سے کام نہ لو۔ آج اس بخل سے بچنے کی احمدی کو سب سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد مالی قربانی کا زیادہ فہم اور ادراک حاصل ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کو کس طرح کامیاب فرماتا ہے؟ فرمایا کہ ﴿اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ﴾ (التغابن:18)۔ اگر اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اُس کو تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدردان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

پس یہ مالی قربانی قرضۂ حسنہ ہے۔ اللہ کو بظاہر مال کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ اللہ کس طرح قدر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو قربانی ہے کیونکہ یہ تم نے میری خاطر کی ہے۔ اس لئے مَیں اسے تمہیں واپس لوٹاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ سب قدر کرنے والوں سے زیادہ قدر کرنے والا ہے۔ اس لئے اس کو کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ کر کے لوٹاتا ہے۔ تو یہ قرضہ حسنہ کیا ہے؟ یہ تو ایک تجارت ہے اور تجارت بھی ایسی جس میں سوائے فائدے کے کچھ ہے ہی نہیں۔ اس لئے کسی بھی قربانی کرنے والے کو کبھی یہ خیال نہ آئے کہ مَیں نے خدا پر کوئی احسان کیا ہے۔ اور صرف مالی لحاظ سے یا دنیاوی لحاظ سے ایسے قربانی کرنے والوں کے حالات اللہ تعالیٰ ٹھیک نہیں کرتا بلکہ فرمایا کہ تمہارے جو دنیاوی فائدے ہونے ہیں وہ تو ہونے ہیں مَیں گناہ بھی بخش دوں گا۔ انسان گناہوں کا پتلا ہے ایک دن میں کئی کئی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں، کئی کئی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ایک تو ان قربانیوں کی وجہ سے ان گناہوں سے بچے رہو گے، نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہے گی۔ دوسرے جو غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہو گئی ہیں، اللہ کی راہ میں قربانی کر کے ان کی بخشش کے سامان بھی پیدا کر رہے ہو گے۔ پس اس طرف توجہ کرو اور اللہ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

اللہ تعالیٰ کس طرح ان قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے، اس بارے میں ایک حدیث سے روشنی پڑتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔ (بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب قول اللہ فاما من اعطی و اتقی......)

تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے فرشتے بھی دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ فرشتوں کی دعا کا انتظام اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا ہے کہ وہ قربانی کرنے والوں کی قدر کرتا ہے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل نازل کرنے کے طریقے ہیں۔ اس حدیث نے تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھا دیا کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کی قدر کرتا ہے، ان کی بخشش کے سامان پیدا فرماتا ہے، ان کے مال میں اضافہ کرتا ہے، ان کے نفوس میں برکت ڈالتا ہے۔ دوسری طرف بخیل اور کنجوس اور دنیا داروں کو نہ صرف ان برکات سے محروم کر رہا ہوتا ہے بلکہ ایسے مواقع بھی آ جاتے ہیں کہ جو ان کے پاس ہے اس دنیا میں بھی اس سے محروم کر دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی اس کی ہلاکت کے سامان ہو رہے ہوتے ہیں۔

ایک سخی اور مالی قربانی کرنے والے کے جنت میں جانے اور بخیل کے دوزخ کے قریب ہونے کے بارے میں ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ فرمایا: اَن پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ کی راہ میں زیادہ محبوب ہے۔ (قشیریہ۔ الجود والسخاء۔ صفحہ ۱۲۲)

آدمی بڑی عبادتیں کرنے والا بھی ہے لیکن کنجوس ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اتنا محبوب نہیں جتنا ایک سخی ہے چاہے کم عبادتیں بھی کر رہا ہو۔ عبادتیں تو کم نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ پھر عبادتیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ دنیاوی لحاظ سے بھی کس طرح نوازتا ہے اور مال میں برکت دیتا ہے، کس طرح قرضہ حسنہ کو لوٹاتا ہے۔ اس بارے میں ایک روایت ہے۔ کئی بار سنی ہوگی۔ لیکن جب مالی قربانیوں کا وقت آتا ہے اس وقت اکثر لوگ یہ بھول جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعے کا یوں ذکر فرمایا ہے کہ ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا۔ آسمان پر بادل تھے۔ اتنے میں اس نے بادلوں میں سے آواز سنی کہ اے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر دے۔ وہ بادل اس طرف چلا گیا۔ وہ آدمی جس نے یہ آواز سنی تھی وہ بادل کے اس ٹکڑے کے پیچھے پیچھے گیا تو دیکھا کہ وہ ایک پتھریلی زمین پہ برس رہا ہے۔ ایک چٹان ہے، پہاڑی سی ہے وہاں بادل برس رہا ہے اور پھر ایک نالے کی صورت میں وہ پانی اکٹھا ہو کے بہنے لگا۔ وہ شخص بھی نالے کے ساتھ ساتھ چلنے لگا تو دیکھا کہ وہ نالہ ایک باغ میں داخل ہوا اور باغ کا مالک اس پانی کو بڑا سنبھال کے، طریقے سے، جہاں جہاں باغ میں پانی کی ضرورت تھی وہاں لگا رہا تھا۔ تو اس آدمی نے جس نے یہ آواز سنی تھی باغ کے مالک سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں سے سنا تھا۔ باغ کے مالک نے نام پوچھنے کی وجہ پوچھی۔ تو اس نے بتایا کہ اس طرح میں نے بادل سے آواز سنی تھی۔ وہ کون سا نیک عمل ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر اتنا مہربان ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ میرا یہ طریق کار ہے کہ باغ سے جو بھی آمد ہوتی ہے اس کا ایک تہائی (1/3 حصہ) خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔ اور 1/3 حصہ اپنے اہل و عیال کے گزارے کے لئے، گھر کے خرچ کے لئے رکھ لیتا ہوں اور 1/3 حصہ دوبارہ اس باغ کی نگہداشت اور ضرورت کے خرچ وغیرہ کے لئے رکھ لیتا ہوں۔

(مسلم کتاب الزھد۔ باب الصدقة فی المساکین)

تو اس 1/3 کی قربانی کی وجہ سے دیکھیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر کس قدر فضل فرما رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میری خاطر قربانی کرتے ہیں ان کو بغیر اجر کے نہیں جانے دیتا۔ دیکھیں کس کس طرح نوازتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے آپؑ کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کا فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے اور حیرت انگیز طور پر انہوں نے قربانیوں کے معیار قائم کئے ہیں۔

اس بارے میں اپنے صحابہ کی مثال دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”ایسا ہی ہمارے دلی محب مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو اس سلسلے کی تائید کے لئے عمدہ عمدہ تالیفات میں سرگرم ہیں۔ اور صاحبزادہ پیر جی سراج الحق صاحب نے تو ہزاروں مریدوں سے قطع تعلق کر کے اس جگہ کی درویشانہ زندگی قبول کی۔ اور میاں عبداللہ صاحب سنوری اور مولوی برہان الدین صاحب

جہلمی اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی اور منشی چودھری نبی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپورہ، اور منشی جلال الدین صاحب یلانی وغیرہ احباب اپنی اپنی طاقت کے موافق خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا"۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱۔ صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

اب دیکھیں! مالی قربانی کرنے کے علاوہ بھی جو وہ ریگولر (Regular) کیا کرتے تھے انہوں نے قربانیوں کے معیار قائم کئے۔ اُس زمانے کا جو سو روپیہ ہے وہ آجکل شاید لاکھ روپے بلکہ مَیں نے حساب کیا ہے، اگر گندم کی قیمت کا حساب لیں تو لاکھ روپے سے بھی زیادہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کے قریب بنتا ہے۔ پس آج کے کمانے والے اس زمانے کی کمائی کو دیکھیں۔ ان میں سے بہت سارے بزرگ ہیں جن کی اولادیں یہاں بھی ہیں۔ یورپ میں، دوسرے ملکوں میں اچھا کمانے والی ہیں۔ بڑے اچھے حالات میں ہیں۔ اور آج اپنی کمائی کو دیکھیں اور پھر اپنی قربانی کے معیاروں کا بھی اندازہ لگائیں۔

پھر ایک خادم کے تعلق میں جو ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں کہ:

"حِبّی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی۔ منشی صاحب محبت و خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔ سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجالاتے ہیں۔ بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔ شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجالاویں۔ وہ دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے"۔ **(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۳۲)**

پھر منشی ظفر احمد صاحب کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ضرورت کے لئے رقم کا اظہار فرمایا کہ ان کی جماعت ادا کر سکتی ہے تو وہ لینے کے لئے گئے اور گھر جا کر بیوی کا زیور بیچ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں وہ رقم پیش کر دی اور یہ نہ بتایا کہ یہ رقم کہاں سے حاصل ہوئی ہے، کس طرح حاصل ہوئی ہے۔ کچھ عرصے بعد جب ان کے دوسرے ساتھیوں کو علم ہوا تو بڑے ناراض ہوئے کہ ہمیں کیوں نہیں بتایا، ہمیں کیوں ثواب سے محروم رکھا۔ تو یہ جذبے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانے میں اپنے ماننے والوں میں پیدا ئیے۔

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر تھے اور حضرت امّ ناصر کے والد تھے، ان کے بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قربانی میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اگر یہ کچھ نہ بھی دیں تب بھی ان کے قربانی کے وہ معیار جو پچھلے ہو چکے ہیں بہت اعلیٰ ہیں، وہ ہی کافی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی مقصد کے لئے تحریک فرمائی تو انہوں نے (ڈاکٹر صاحب نے) اپنی تنخواہ جو اُس وقت ان کو ملی تھی فوری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پوری کی پوری بھجوادی۔ اُن کے قریب جو کوئی موجود تھے انہوں نے کہا کہ کچھ اپنے خرچ کرنے کے لئے بھی رکھ لیں، آپ کو بھی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے مسیح نے دین کی ضرورت کے لئے رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ میری ضرورتیں دینی ضرورتوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ اس لئے یہ ساری کی ساری رقم جو میرے پاس موجود ہے فوری طور پر بھجوا رہا ہوں۔

غرض کہ ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ ایک دفعہ کسی نے اعتراض کیا کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو اتنی قربانی کرنے والا ہو تو اس معترض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: "آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے اور ایسے ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا کیا جواب دیں گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کی یہ بات کر رہے ہیں۔ اور آج اللہ کے فضل سے یہ تعداد کہیں کی کہیں پہنچی ہوئی ہے۔ فرمایا "اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیرو ان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرے پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنی فطرتی نقص اور صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں"۔ فرمایا: "مَیں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی مَیں ہمیشہ ان کو اَور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوتا ہوں"۔ **(سیرت المہدی۔ حصہ اوّل صفحہ ۱۶۵)**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں جو پاک تبدیلی پیدا کی اس کی نظیر نہیں ملتی، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور ہر زمانے میں قربانی کرنے والے پیدا ہوتے رہے۔ ان میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ خلافت ثانیہ میں ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مالی تحریک فرمائی تو ہر طبقہ نے لبیک کہا۔ ایک بڑھیا جس کا گزارا بھی مشکل سے ہوتا تھا۔ شاید امداد سے ہوتا تھا یا چند ایک مرغیاں رکھی ہوئی تھیں ،،ا،ا، کے انڈے بیچتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میری جو یہ ایک دو مرغیاں ہیں ان کے انڈے بیچ کر یہ تھوڑے سے پیسے حضور کی خدمت میں اس تحریک کے لئے لائی ہوں۔ دیکھیں اس عورت کا جذبہ جو اس نے خلیفۂ وقت کی طرف سے کی گئی تحریک میں پیچھے رہنا گوارا نہیں کیا۔ یقیناً اس کے اس جذبے کی وجہ سے اس کے جو چند پیسے یا جو چند انڈے تھے خدا تعالیٰ کے نزدیک کروڑوں روپوں سے زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ اور یہ واقعات ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ آج بھی ایسی عورتیں ہیں جو قربانیوں کی اعلیٰ مثال قائم کرتی ہیں۔ ایک خاتون نے اپنا بہت سا زیور خلافت رابعہ کی مختلف تحریکات میں دے دیا تھا۔ میری طرف سے بھی جب بعض تحریکات ہوئیں تو پھر کچھ زیورات جو باقی بچے ہوئے تھے وہ دے دیئے تھے۔ پھر ان کو کچھ زیورات تحفہ ملے یا دوبارہ بنائے تو وہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔ اسی طرح مردوں میں سے بھی بہت قربانیاں کرنے والے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی توفیق سے بڑھ کر قربانیاں کی ہیں۔ تو قربانی کے یہ معیار آج اللہ تعالیٰ نے صرف جماعت احمدیہ میں ہی قائم فرمائے ہوئے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں ہے کہ کسی پاکستانی یا ہندوستانی کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ باپ دادا صحابی تھے اس لئے ہماری نسلوں میں بھی قربانی کے وہ معیار چل رہے ہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر ملک میں، ہر قوم میں، قربانی کی مثالیں قائم ہو رہی ہیں۔ افریقہ میں وہاں کے غریب لوگ بھی آج اپنی مرغیاں یا مرغیوں کے انڈے یا ایک آدھ بکری جو ان کے پاس ہوتی ہے وہ لے کر آتے ہیں کہ پیسے تو نقد ہمارے پاس ہیں نہیں، یہ ہمارے چندے میں کاٹ لیں۔ پھر افریقنوں میں ایسے خوشحال مرد اور عورتیں بھی ہیں جنہوں نے بڑی بڑی مالی قربانیاں دی ہیں اور دے رہے ہیں۔ مسجدوں کے لئے پلاٹ خریدے۔ مسجدیں بنائیں اور کافی بڑی رقم

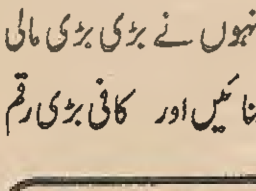
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
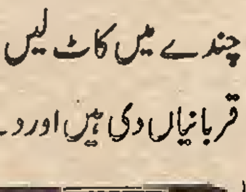
ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

سے بڑی بڑی مسجدیں بنائیں۔ ابھی اسی سال افریقہ کے ایک ملک میں ایک عورت نے ایک بڑی خوبصورت مسجد بنا کر جماعت کو پیش کی ہے۔ تو یہ انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد ان لوگوں میں آیا ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے، ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جائیں تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیاری جماعت نے یہ نمونے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی قائم نہیں کئے بلکہ آج بھی یہ نمونے قائم ہیں۔ اور یقیناً یہ ان دعاؤں کے پھل ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ جب بھی کوئی مالی تحریک ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان پیاروں نے ہمیشہ لبیک کہا۔

اس سلسلے میں آج مَیں بھی آپ کو، ناروے کی جماعت کو، ایک مالی تحریک کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، ایک ایسی مالی تحریک جس کا دوہرا ثواب ہے۔ جس سے آپ جنتوں کے دوہرے وارث ہو رہے ہیں۔ ایک تو مالی قربانی کر کے اور دوسرے اُس خاص مقصد کے لئے قربانی کر کے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس نے اپنے لئے جنت میں گھر بنا لیا۔ فرمایا جو مسجد تعمیر کرتا ہے وہ ویسا ہی گھر اپنے لئے جنت میں بناتا ہے۔

جماعت احمدیہ ناروے نے چند سال پہلے اپنی ضرورت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے بلکہ شاید حضور رحمہ اللہ کے کہنے پر ہی۔ (بہر حال مجھے اس وقت مستحضر نہیں ہے)۔ ایک مسجد بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے یہ وعدہ پورا نہ ہو سکا۔ ہر ایک نے دوسرے پر الزام دینے کی کوشش کی، بہر حال یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ اور سوائے بیسمنٹ (Basement) کے جو ابھی آتے ہوئے مَیں نے دور سے ہی دیکھی ہے۔ اور وہ بھی اب کافی بُری اور ناگفتہ بہ حالت میں ہے کچھ تعمیر نہیں ہو سکا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ افراد جماعت نے بہت مالی قربانیاں کی ہیں لیکن شاید اپنی طاقت سے بڑھ کر منصوبہ بنا لیا تھا اس لئے پورا نہیں کر سکے۔ ایک احمدی جب ایک دفعہ عہد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ وعدہ کرتا ہے تو پھر اس کو پورا کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتا ہے۔ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ اس وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن شاید آپ لوگوں کی اس طرف پوری طرح توجہ نہیں ہوئی یا صحیح طریقے سے یاددہانی نہیں کروائی گئی۔ یہ احساس نہیں ہوا کہ اگر یہ مسجد نہ بنی تو ایک عہد کو پورا نہ کرنے کے علاوہ ہم دنیاوی نقصان بھی اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ اس پر جو کچھ بھی بن چکا ہے یا زمین وغیرہ خریدی اس پر بھی کافی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اور پھر کیونکہ استعمال کے قابل جگہ نہیں ہے اس لئے وہ ضائع بھی ہو رہی ہے۔ دوسرے کونسل نے بھی کئی دفعہ سوال اٹھایا ہے اور دوسری تنظیمیں بھی جو نہیں چاہتیں کہ جماعت یہاں مسجد بنائے، یہ جگہ وہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مختلف اوقات میں اخباروں وغیرہ میں شور مچاتے رہتے ہیں۔ یا اور طریقوں سے شور مچاتے رہے ہیں۔ اور جو خرچ اب تک ہو چکا ہے وہ اس قدر ہے کہ اگر آپ اس کو بیچیں تو وہ قیمت نہیں مل سکتی۔ اس لئے یہ محاورہ ہے ناں کہ نہ نگلے بنے نہ اُگلے بنے۔ یہ وہی ہو رہا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے اور جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کے افراد اور جماعت نے جب بھی ایک منصوبے کے تحت ایک ہو کر، ایک عزم کے ساتھ کسی کام کو شروع کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر اسے انجام تک پہنچایا ہے۔ اگر آپ بھی اب اس کام کو پختہ ارادے سے شروع کریں تو یہ مسجد یقیناً بن سکتی ہے۔

مَیں نے آپ میں سے مردوں، عورتوں، بچوں، نوجوانوں کی اکثریت کے چہرے پر اخلاص و وفا کے جذبات دیکھے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ آپ کے اخلاص و وفا میں کمی ہے یا کسی سے بھی کم ہیں۔ بعض ذاتی کمزوریاں ہیں اُن کو دور کریں۔ ایک دوسرے سے تعاون کرنا سیکھیں۔ مضبوط ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر آپ کی مدد فرمائے گا۔ اور اپنے وعدوں کے مطابق ایسے ذریعوں سے آپ کے رزق کے اور آپ کے کاموں کی تکمیل کے اور آپ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا کہ جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ جو کمزور ہیں ان کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ اُن کو بھی بتائیں کہ خدا کا گھر بنانے کے کیا فوائد ہیں۔ جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے عہدوں کی نئے سرے سے تجدید کرتے ہوئے، نئے سرے سے پلاننگ کریں، سب سر جوڑ کر بیٹھیں، ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آج جب دنیا میں ہر جگہ مسجدوں کی تعمیر ہو رہی ہے، ہر جگہ جماعت کی ایک خاص توجہ پیدا ہوئی ہے۔ آج جب دشمن جہاں اس کا زور چلتا ہے ہماری مسجدوں کو نقصان پہنچانے اور ان کو بند کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان ملکوں میں جہاں امن ہے جہاں آپ کے مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں، جہاں خدا کے نام کو ہر شخص تک پہنچانے کی انتہائی ضرورت ہے، آج جہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات میسر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدا کے اس گھر اور اس کے روشن میناروں کی تعمیر نہ کی تو یہ ناشکری ہوگی۔ یاد رکھیں یہ آخری موقع ہے اگر اس دفعہ بھی اور اجازت ملنے کے بعد ابھی آپ لوگ اسے تعمیر نہ کر سکے تو پھر زمین بھی ہاتھ سے نکل جائے گی اور جو رقم اب تک اس پہ خرچ ہوئی ہے وہ بھی ضائع ہو جائے گی اور جماعت کے وقار کو بھی دھکہ لگے گا۔ پس آج ایک ہو کر اس گھر کی تعمیر کریں، اس تعمیر سے جہاں آپ جماعت کے وقار کو روشن کر رہے ہوں گے وہاں اپنے لئے خدا کی رضا حاصل کرتے ہوئے جنت میں گھر بنا رہے ہوں گے۔ اور یاد رکھیں کہ ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اس قربانی کے لئے تیار ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔

یاد رکھیں اگر یہ موقع آپ نے ضائع کر دیا تو آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کی کئی مساجد اس ملک میں بن جائیں گی۔ لیکن احمدیت کی آئندہ نسلیں، اس جگہ سے گزرتے ہوئے آپ کو اس طرح یاد کریں گی کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت کو مسجد بنانے کا موقع میسر آیا لیکن اس وقت کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا اور یہ جگہ ہاتھ سے نکل گئی۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی وہ دن آئے جب آپ کو تاریخ اس طرح یاد کرے۔

اللہ کرے کہ آپ ہمیشہ ان لوگوں میں شمار ہوں جن کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ دل سے فدا ہیں۔ ہمیشہ آپ فدائیت کے نمونے دکھانے والے ہوں۔ پس نوجوان بھی توجہ کریں، بوڑھے بھی توجہ کریں، عورتیں بھی توجہ کریں، بچے بھی اپنے والدین کے پیچھے پڑیں کہ جلد سے جلد اس مسجد کی تعمیر کریں۔ آپ کے اخلاص و وفا کے بارے میں مَیں نے پہلے بھی کہا کہ مجھے کوئی شبہ نہیں ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ گزشتہ سال جب مَیں نے جلسہ برطانیہ پر وصیت کی تحریک کی تھی تو اس جماعت میں صرف 67 موصی تھے اور ایک سال میں تقریباً دُگنے مزید اس میں شامل ہو گئے اور 191 کی تعداد ہو گئی۔ کل چندہ دہند آپ کے تقریباً 500 ہیں ہو سکتا ہے جلدی آپ نصف تک بھی پہنچ جائیں۔ یہ بات یقیناً اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگ مالی قربانیاں کرنے میں پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ اخلاص و وفا میں پیچھے رہنے والے نہیں ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور ایک ہو کر کام کریں گے تو یقیناً اس میں برکت پڑے گی۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک آج یہاں سے اس ارادے کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، چاہے جو مرضی مجھ پر بیت جائے ہم نے اب اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of: All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

بقیہ: دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

العزیز نے ان بچوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔ واقفین نو بچوں کی یہ کلاس گیارہ بجے تک جاری رہی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزہ عافیہ وہاب بٹ نے کی۔ بعد ازاں اطاعت امام کے موضوع پر عزیزہ ماہا سید نے آنحضرت ﷺ کی حدیث پیش کی۔ اس کے بعد عزیزہ ملیحہ مرزا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد عزیزہ شائستہ ملک نے مسجد نصرت جہاں کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ ماہم نعیم نے "آنحضرت ﷺ کے عورتوں پر احسانات" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد ناصرات نے کورس کی شکل میں ترانہ "سو سال خلافت جو تسلسل سے رواں ہے" پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ شہر بانو طاہر نے 'اسلام کی ابتدائی تعلیم' اور عزیزہ نداء جاوید نے 'خلافت کی برکات' پر مضامین پیش کئے۔ کلاس کے آخری پروگرام میں ناصرات کے ایک گروپ نے ترانہ "جو تخت مسیحا پر جلوہ نما ہے" پیش کیا۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔ اس کے علاوہ تمام بچیوں کو البم بھی عنایت فرمائیں۔ کلاس کا پروگرام دوپہر بارہ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسز کے بعد بارہ بجکر دس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مسجد نصرت جہاں میں میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے مہتمم مال سے خدام کے بجٹ اور چندہ ادا کرنے والے خدام کا تفصیلی جائزہ لیا اور بجٹ بنانے کا طریق بتایا۔ حضور انور نے فرمایا خدام کی ایک لسٹ بنائیں آپ کو پتہ چلے گا کہ کمانے والے کتنے ہیں اور نہ کمانے والے کتنے ہیں۔ اسی طرح طلباء کتنے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں کی انکم اور خدام کے حالات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اپنا بجٹ صحیح کریں۔ اس میں ابھی بہت آگے بڑھنے کی گنجائش ہے۔ چھوٹی جماعتوں میں قائدین بنائیں، زعماء بنائیں اور اپنے نظام کو آرگنائز کریں۔

مہتمم اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ خدام کی تربیت کے لئے رسالہ شائع کر سکتے ہیں۔ اس کا جائزہ لیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تجنید کا جائزہ لینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر لحاظ سے مکمل کریں ابھی کافی گنجائش ہے۔ فرمایا شروع سے ہی اطفال کی تربیت کریں اور ان کی ایسی تعلیم و تربیت کریں کہ یہ برائیوں میں نہ پڑیں۔ ان کے والدین کو بھی اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اگر بچپن میں صحیح تربیت نہ ہو تو بعد میں بڑے ہو کر بعض گھروں سے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے شروع سے ہی ان کو سمجھانا ضروری ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سے اس کے شعبہ کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ براہ راست حضور انور کو آنی چاہئے۔ فرمایا خدام کو اور اپنی مجالس کو آرگنائز کریں اور اپنے نظام کو مضبوط کریں۔

مہتمم نومبائعین کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نومبائعین کو بیعت کرنے کے بعد تین سال کے اندر اندر جماعت کے نظام میں آجانا چاہئے اس کے بعد وہ نومبائعین نہیں رہیں گے۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام کی تجنید مکمل کریں۔ جن جن علاقوں میں فیملیز آباد ہیں وہاں پہنچیں اور تجنید بھی مکمل کریں اور مجالس بھی قائم کریں۔ جو خدام گھروں کو چھوڑ کر علیحدہ رہ رہے ہیں ان کی فہرست مکمل کریں۔ ان سے رابطہ رکھیں اور ان کی تربیت کریں اور ان کے نام اپنی تجنید میں شامل کریں اور جائزہ لیں کہ کس طرح ان کو واپس بلایا جا سکتا ہے۔

مہتمم تعلیم کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ طلباء کی فہرستیں بنائیں، سکول کے طلباء، پھر یونیورسٹی جانے والے طلباء کی فہرستیں ہوں۔ فرمایا آپ کی مجلس عاملہ میں مہتمم امور طلباء ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کریں اور سال میں ایک دو مرتبہ خدام سے اس کا امتحان لیں۔ حضور انور نے فرمایا جن کتب کے انگریزی زبان میں ترجمے ہو چکے ہیں ان میں سے بھی رکھی جا سکتی ہیں تاکہ جو اردو نہیں پڑھ سکتے وہ انگریزی زبان میں پڑھیں اور پھر امتحان دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کتاب "شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں" کو بھی آپ لے سکتے ہیں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہوا ہے باری باری ایک ایک شرط کو لے سکتے ہیں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت کو ہدایت فرمائی کہ ہر ویک اینڈ پر کلاسز لیا کریں۔ تربیتی کلاسز ہونی چاہئیں۔ تربیتی کلاسز کے لئے مزید سنٹر بنائیں۔

مہتمم صحت جسمانی کے پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کھیلوں کے ذریعہ آپ خدام کو اپنے قریب لا سکتے ہیں۔ ان ڈور کھیلوں کے پروگرام بنائیں۔ خدام آئیں گے۔ مسجد سے رابطہ رہے گا۔ نمازیں پڑھیں گے اس طرح کھیلوں کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ہوگی۔

مہتمم وقار عمل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ مسجد کی صفائی کو اب Maintain رکھنا ہے۔

مہتمم خدمت خلق کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بھی ہیومینٹی فرسٹ کو رجسٹر کروائیں۔ فرمایا ہسپتالوں میں اور اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں۔ بوڑھوں سے ملیں ان کا حال پوچھیں۔ مریضوں کی عیادت کریں پھل پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔ حضور انور نے فرمایا بلڈ بنک بنائیں۔ خدام بلڈ Donate کریں۔ خدام باقاعدہ احمدیہ مسجد کے نام سے رجسٹر ہوں۔ پتہ لگے کہ آپ ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مہتمم امور طلباء کا کام ہے کہ لازمی ایجوکیشن کے بعد احمدی طلباء مزید آگے بڑھیں۔ یونیورسٹی میں جائیں۔ ان کی کونسلنگ کی جائے، ان کو گائیڈ کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا یونیورسٹیوں میں سمپوزیم ہوں آپ وہاں جا کر اسلام کی خوبیاں بیان کریں۔

حضور انور نے فرمایا جو خدام گھروں سے دور ہیں۔ جماعت سے تعلق نہیں ہے ان کو پیار سے سمجھائیں سخت رویہ اختیار نہیں کرنا۔ پیار و محبت سے لائیں گے تو آجائیں گے۔ فرمایا خود سوچیں اور راستے نکالیں کہ ان کو کس طرح واپس لانا ہے۔ فرمایا والدین اپنے بچوں کو سنبھالیں اور قریب لائیں۔ فرمایا آپ سختی کریں گے تو یہ مزید دور ہٹ جائیں گے۔ فرمایا باقی ہر مہتمم کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹی ادا کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب ایک بہت بڑا Break Through ہوا تھا۔ میڈیا میں غیر معمولی طور پر ذکر آیا ہے اب اس کو Maintain رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنے نمونہ سے مثال قائم کریں گے تو آگے نمونے بنیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ بجائے اس کے یہ دیکھیں کہ فلاں میں کیا برائی ہے۔ یہ دیکھیں کہ مجھے خدا نے جو پوٹینشل دیا ہے اس سے میں جماعت کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ناکسو جماعت کے جو احمدی ہیں اب وہ نومبائع نہیں رہے ان کو باقاعدہ نظام جماعت کا حصہ بنائیں۔ تین سال کے بعد نومبائع نہیں رہتا اس کو باقاعدہ جماعت کے نظام کا حصہ بنانا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مشعل راہ کی جو جلدیں چھپ چکی ہیں وہ سب منگوائیں۔ نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ حضور انور کی یہ میٹنگ ایک بجے دوپہر ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر ڈیوٹی دینے والے خدام نے بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق پانچ بجے سہ پہر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرداً فرداً لجنہ عاملہ کی تمام ممبرات سے ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا۔ نیشنل لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ چھ بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب مطالعہ کے لئے مقرر کریں یا کتاب کا کوئی حصہ مقرر کریں اور پھر انصار سے اس کا امتحان لیں اور انہیں کہیں کہ بے شک کتاب سے دیکھ کر پرچہ حل کر لیں لیکن سب امتحان دیں۔

حضور انور نے قائد تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلاتے رہیں کہ گھروں میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ ان کو نماز پڑھائیں، قرآن کریم کی تلاوت کی عادت ڈالیں اور نگرانی بھی کریں۔

قائد ذہانت و صحت جسمانی اور محاسب کے کاموں کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔ قائد عمومی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس ہیں، جو آپ کو ریگولر رپورٹس بھجواتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا تمام مجالس سے ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور پھر اپنی ماہانہ رپورٹ تیار کر کے مجھے بھجوایا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ قائد عمومی کا یہ بڑا کام ہے کہ اپنے تمام حلقہ جات کو Active کریں، خود بھی دورہ کریں، وفود بھجوائیں۔

نائب صدر صف دوم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے انصار کے لئے خاص پروگرام بنائیں۔ ان کی جوانی کی روح قائم رہنی چاہئے۔

قائد وقف جدید، تحریک جدید سے حضور انور نے ان کے کام کا جائزہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی جو انصار نومبائع ہیں ان کو سنبھالیں اور انصار کی تنظیم کا بھی حصہ بنائیں۔

قائد تبلیغ و قائد ایثار سے بھی ان کے پروگراموں کا حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے چھوٹی چھوٹی جگہوں پر جائیں اور وہاں تبلیغ کے پروگرام بنائیں اور رابطے کریں۔ فرمایا ڈنمارک کے جو چار جزیرے ہیں ان سب میں پیغام پہنچانے کے لئے پروگرام بنائیں اور دورے کریں۔ مختلف قوموں کے جو لوگ آباد ہیں ان میں بھی تبلیغ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ایثار کو ہدایت فرمائی کہ اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں۔ خود بھی جائیں اور دوسرے انصار کو بھی بھجوائیں۔ ساتھ پھل، پھول وغیرہ لے جائیں۔ اس طرح ان کا حال پوچھیں۔ ان سے باتیں کریں اور تعلق بڑھائیں۔

قائد تجنید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ قائد اشاعت کے کام کا بھی جائزہ لیا۔

قائد مال سے حضور انور نے بجٹ اور انصار کے ماہانہ چندہ کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا۔ فرمایا ممبرشپ چندہ کا حساب علیحدہ رکھیں اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ رکھیں۔ فرمایا جو انصار مجلس کے چندہ کو اہمیت نہیں دیتے ان کو آہستہ آہستہ سمجھاتے رہیں۔ آپ کا کام سمجھانا اور سمجھاتے چلے جانا ہے۔ ان میں قربانی کا احساس پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا قائد تربیت جب تربیت کر لیں گے تو چندے بھی خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا جو شخص لازمی چندہ ادا نہیں کرتا اس سے ذیلی تنظیم کا چندہ نہیں لینا۔ سوائے اس کے کہ اس کو بتایا جائے کہ تم جو ذیلی تنظیم کا چندہ دے رہے ہو اس کو اس کو لازمی چندہ میں ڈال رہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب پر کہ جو شخص چندہ اجتماع یا مجلس کا ماہانہ چندہ نہیں دیتا لیکن صدقہ دینا چاہتا ہے تو کیا اس سے صدقہ لے لیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو صدقہ دینا چاہتا ہے اس سے صدقہ لے لیا جائے لیکن اس کو مجلس کا چندہ اور اجتماع کا چندہ ادا کرنے کی تلقین کریں اور سمجھاتے رہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ پونے سات بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد عاملہ مجلس انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف علاقوں سے آنے والی تین فیملیز کے ۱۶ ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم کی میٹنگ

اس کے بعد سوا سات بجے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس ٹیم کے ممبران کی تعداد ۲۴ تھی۔ جس میں بڑی تعداد میں نوجوان بچے اور بچیاں شامل ہیں جو قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی نظر ثانی کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے کام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور فرمایا لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے ماشاء اللہ زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ترجمہ تیار ہونے پر میں سب کو ایک ایک قرآن کریم اپنے دستخط کر کے تحفۃً دوں گا۔ حضور انور کو ترجمہ کی اب تک کی صورتحال کے بارہ میں بتایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سورتوں کے تعارف کے لئے مکرم ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے مگر یہ مدنظر رہے کہ کسی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تعارفی نوٹ سے متضاد نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس سے مدد لے کر ڈینش میں ترجمہ کریں تاکہ کام میں رکاوٹ نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کے متن کا ترجمہ جو کہ انگریزی سے ہونا ہے اس

کے لئے حضرت مولانا شیر علی صاحب ؓ کا ترجمہ استعمال کریں۔ اس میں جو ترامیم اور تفسیری نوٹس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ہیں وہ بھی لے لیں۔ اس طرح ایک بہت اچھا ترجمہ قرآن تیار ہو جائے گا۔ جس میں تینوں تراجم شامل ہو جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈینش احمدی کمال کرو صاحب اور منیرہ کرو صاحبہ سے بھی تفصیلی گفتگو فرمائی اور ترجمہ کی ٹیم کے دیگر ممبران سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا میں نے آپ لوگوں کو فارغ نہیں بیٹھنے دینا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب "شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں" کے ڈینش ترجمہ کی بھی ہدایت فرمائی اور فرمایا اس سے آپ کی تربیت میں بھی بہت رہنمائی ہوگی اور پتہ چلے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation & Rationality کے ترجمہ کی بھی تیاری کریں۔

اس اجلاس کی کارروائی مسجد میں پردہ لگا کر کی گئی۔ ایک طرف لجنہ کی ٹیم تھی دوسری طرف مرد حضرات تھے۔ آخر پر ترجمہ گروپ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ اجلاس قریباً نصف گھنٹہ جاری رہا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ لجنہ کی ترجمہ ٹیم کی بعض بچیاں بیرون ملک چلی گئی ہیں لیکن وہ کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حضور انور فرمایا جس جس نے بھی اس میں حصہ لیا ان سب کی لسٹ بنالیں۔ ان سب کو میں قرآن کریم تحفہ دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے لئے یہ ڈینش مترجمین انشاء اللہ مستقبل میں جماعت کے سکالرز ہوں گے۔

اس اجلاس کے اختتام پر حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ آٹھ بجے حضور انور نے مسجد نصرت جہاں میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج ڈنمارک میں قیام کا آخری دن تھا۔

11 ستمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں پڑھائی۔

نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے عاملہ کے تمام سیکرٹریان سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک خاندانوں سے ذاتی رابطے پیدا نہ ہوں گے، لوگوں سے رابطے نہ ہوں گے اُس وقت تک تربیت کے نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ حضور انور نے فرمایا مسجد میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے جو لوگ مسجد نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔ ان کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے ہاں تعداد کم ہے اس لئے جو بھی پیچھے ہٹا ہوا ہوتا ہے نظر آجاتا ہے۔ اس کو لانا چاہئے۔ ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے۔ نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو بے شرح چندہ دیتے ہیں ان کے مسائل ہوں گے۔ ایسے لوگوں کو بتایا جائے کہ بے شرح دینا ہے تو باقاعدہ لکھ کر حضور سے اجازت لیں۔ ان کو کہیں ٹھیک ہے تمہارے حالات ایسے ہیں لیکن تم جماعت میں شامل ہوا ہے اس کے اصول و قواعد کی پابندی ضروری ہے۔ چندہ کوئی ٹیکس تو نہیں ہے۔ تمہارے لئے تزکیہ نفس ہے۔ تم اجازت کے لئے لکھو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہوگا اور خلیفۂ وقت کی توجہ دعا کی طرف ہوگی۔ ہو سکتا ہے تمہارے حالات درست ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو بالکل چندہ نہیں دیتے ان کو بتایا جائے کہ خدا کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ مالی قربانی کا حکم دیا ہے۔ اس لئے یہ اللہ کا حکم ہے اس پر عمل کرو۔ حضور انور نے فرمایا کوشش کر کے پیچھے لگے رہیں اور توجہ دلاتے رہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو جو لکھ کر اجازت نہیں لے سکتے ان کو کہا جائے کہ ہم تمہارے لئے لکھ کر اجازت لے سکتے ہیں۔

سیکرٹری وصیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مرد زیادہ کماتے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ وہ وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا تربیت اور اصلاح کے لئے موصیوں کی تعداد بڑھائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری مال سے بجٹ اور چندہ کی ادائیگی اور چندہ کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مجلس عاملہ جب بیٹھتی ہے تو چندہ بڑھانے پر غور کرنا چاہئے۔ سوچنا چاہئے کہ کس طرح ہم اپنے چندوں کو بڑھا سکتے ہیں۔ فرمایا پہلے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ نیکی کا معیار، مالی قربانی کا معیار قائم کرنا ہے۔ وقت کی قربانی کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب یہ سب چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی تو خدا تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اس لئے پہلے اپنے آپ سے شروع کریں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے بجٹ میں ابھی بہت گنجائش ہے اس میں اضافہ کرنا ہے اور بجٹ سے زائد حاصل کرنا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ چھوٹے لیول پر جماعتوں کو آرگنائز کریں، حلقے بنائیں اور باقاعدہ صدر، سیکرٹری مال بنائیں اور نظام قائم کریں۔ ان حلقوں میں ایک سنٹر بھی ہو جہاں نمازیں پڑھی جائیں۔ جب نمازیں پڑھیں گے تو باقی چیزوں کی بھی عادت پڑے گی۔ جب گھر کے علاوہ چار آدمی اکٹھے ہوں گے تو تربیت بھی ہوگی اور تحریک بھی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا ذاتی رابطے اس وقت ہوں گے جب آپ کے سیکرٹری مال چھوٹی چھوٹی جماعتوں سے رابطہ کریں گے۔ چھوٹے حلقے ان کے سپرد ہوں گے تو ہر کسی سے بآسانی رابطہ ہوگا۔

سیکرٹری امور خارجہ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو بریک تھرو (Break Through) ہوا ہے اس کو اب Maintain کریں۔ نوجوانوں کی ٹیمیں بنائیں اور پریس سے مستقل رابطہ رکھیں۔ پارلیمنٹ کے ممبران سے رابطے ہونے چاہئیں۔ دوسرے شعبوں سے بھی تعلقات بنانے چاہئیں۔

جنرل سیکرٹری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تمام جماعتوں کو آرگنائز کریں۔ کوپن ہیگن بڑی جماعت ہے، حلقے بنائیں، صدر جماعت بنائیں اور نظام کو آرگنائز کریں۔ بوزنین کی جماعت میں دورے کریں۔ ان سے باقاعدہ رپورٹ لیں۔ اسی طرح دوسری جماعتوں سے بھی ماہانہ رپورٹ لیں۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے توجہ دلائی اور فرمایا مسجد اور رہائشی حصہ میں بہت سے کام ہونے والے ہیں ان کو مکمل کروائیں اور مسجد کو Maintain کریں۔

شعبہ سمعی و بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ MTA کے لئے ڈاکومنٹری پروگرام بنا کر بھجوائیں۔ آپ کے ہاں میوزیم ہے پھر Vikings کا میوزیم ہے اور بھی چیزیں ہیں ان کی ڈاکومنٹری بنا کر بھجوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہاں جو کیبل چینل ہیں ان سے پتہ کریں کہ کیا MTA کو کیبل پر ڈالا جا سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ٹیمیں بنائیں اور کام کریں۔ MTA والوں کو فرمایا کہ کیمرہ لیں اور کام کریں۔

سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ کوشش کریں کہ لازمی تعلیم کے بعد طلباء تعلیم کو نہ چھوڑیں۔ فرمایا کالج میں جانے والوں کی کونسلنگ کی جائے۔ ان کو گائیڈنس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو بتانا چاہئے کہ ان کی اپنی دلچسپی کے لحاظ سے کونسا مضمون ان کے لئے بہتر ہے اور کونسا ایسا Job ہے جو اس مضمون کے ساتھ ان کو آگے مل سکتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نو مبائعین کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان سے رابطہ رکھیں۔ ان کے علاقوں میں دورے کریں اور ان سے ملیں۔ فرمایا رابطہ سے مراد یہ ہے کہ ہر ہفتہ رابطہ ہونا چاہئے۔ اگر آپ کا ہر ہفتہ رابطہ ہوگا تو جب وہ کہیں منتقل ہوں گے تو آپ کو علم ہوگا کہ وہ کس جگہ منتقل ہوئے ہیں۔ اس طرح نئی جگہ پر بھی آپ کا رابطہ قائم رہے گا۔ فرمایا ہر ایک سے رابطہ کریں، گھروں میں جائیں، ان کے احوال پوچھیں۔ حضور انور نے بوزنین احباب سے رابطہ کے بارہ میں فرمایا کہ ایک بوزنین فیملی ہے جو ڈینش زبان بول لیتی ہے ان کے ذریعہ رابطہ رکھیں، ان کو جماعت کے نظام کا حصہ بنائیں۔

سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ بچوں کو بھی چندہ وقف جدید میں شامل کریں۔ فرمایا خدام کو کہیں کہ بچوں کو بھی شامل کریں۔

شعبہ اشاعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو رسالہ نکالتے ہیں اس میں اُردو کے ساتھ ڈینش حصہ بھی ہونا چاہئے اور یہ رسالہ احمدیوں کو بھی دیں۔ حضور انور نے فرمایا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی پرنٹ کریں اور دوسرا لٹریچر بھی اور احمدیوں کو دیں وہ پڑھیں۔

سیکرٹری امور عامہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو سیکرٹری تربیت کی مدد کے لئے کام کرنا چاہئے۔ فرمایا یہاں معاشی لحاظ سے تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ سیکرٹری تعلیم کے ساتھ مل کر امور عامہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ طلباء پڑھائی کی طرف توجہ دیتے رہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو لوگ کام نہیں کرتے ان کو کسی نہ کسی کام میں Involve کریں۔ فارغ رہ کر حکومت سے لے کر کھانا ٹھیک نہیں ہے کام کر کے کھائیں۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے پروگرام چاک آؤٹ کریں۔ ٹیم بنائیں جو ہر مہینے تبلیغ کے لئے جائے۔ فرمایا صرف کوپن ہیگن اور اس جزیرہ میں تبلیغ نہ ہو بلکہ دوسرے جزائر میں بھی جائیں اور تبلیغ کریں۔ فرمایا بعض جگہ عربوں کی چھوٹی کالونیاں ہیں جہاں یہ لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ اسی طرح بوزنین ہیں یہ بھی بعض علاقوں میں اکٹھے رہتے ہیں۔ ان میں بھی پروگرام بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا بک سٹال لگانا، نمائش لگانا یا اجلاسات، میٹنگ کرنا، ان کے علاوہ بھی تبلیغی پروگرام بنائیں۔ تبلیغی پاکٹ تلاش کریں اور پھر وہاں پہنچ کر ان لوگوں سے رابطہ کریں اور تبلیغ کریں۔ فرمایا ایک ایسی مہم چلائیں جو لوگوں سے پرسنل Contact کریں اس سے آپ کو کامیابی ہوگی اور بریک تھرو ہوگا۔ فرمایا صرف اخبارات میں آرٹیکل لکھ کر مضمون لکھ کر کام نہیں ہوگا۔ بلکہ انفرادی رابطے قائم کرنے پڑیں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔ عہدیدار اپنا بھی جائزہ لیں۔ اپنے گھروں میں ہی ٹھیک ہو جائیں تو برکت گھروں سے پڑتی ہے۔ اپنے گھروں میں بھی جائزہ لینا چاہئے۔ فرمایا یہاں مسجد میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔ کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔ ان ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔ فرمایا آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے۔ پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔ فرمایا ہر احمدی بچے کی تربیت کرنی چاہئے۔ اپنے گھر سے تربیت شروع کریں۔ فرمایا مستقل بیماری انٹرنیٹ کی ہے اور TV کے مخرب الاخلاق پروگرام ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگر ماں باپ گھر پر وقت نہ دیں تو بچے باہر سکون تلاش کرتے ہیں پھر غلط کمپنی مل جاتی ہے۔ فرمایا اس معاشرہ میں رہنا ہے تو عام حالات سے زیادہ قربانیاں دینی پڑیں گی۔

حضور انور نے فرمایا گھروں میں بیٹھ کر ماں باپ جماعتی معاملات، نظام کو ڈسکس نہ کریں کہ فلاں عہدیدار کی زیادتی ہے یا فلاں نے یہ کیا ہے۔ اس سے بچے اثر لیتے ہیں۔ اس طرح گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے اور گھر کی اصلاح نہیں ہوتی اور معاشرہ کی اصلاح نہیں ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا آپس میں ناراضگیاں چھوڑیں۔ محبتیں بڑھائیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا عہدیداروں کو وسعت حوصلہ سب سے زیادہ دکھانی چاہئے۔ جب آپ لوگ سو فیصد عمل نہیں کریں گے تو پھر دوسرے اس پر کیا عمل کریں گے۔

بعض لوگوں کی آپس میں رنجشیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر میرے خطبات سنے ہوتے تو آپس کی رنجشیں ہو ہی نہیں سکتی تھیں۔ اب بھی جو روٹھے ہوئے ہیں پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو ملیں اور ساتھ نئے سرے سے چلیں۔ اصل یہ چیز ہے کہ ان کو قریب لانا ہے۔ برداشت، حوصلہ بہت بڑی چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا گھر سے تربیت ہوگی۔ ماں باپ نماز پڑھیں گے، تلاوت قرآن کریم کریں گے تو بچے بھی اثر لیں گے اور اسی طرح کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا بچوں کو یہ اچھی طرح سمجھا دینا چاہئے کہ فلاں فلاں چیزیں تمہارے لئے نقصان دہ ہیں۔ ہم تمہاری آزادی میں دخل نہیں دیتے لیکن یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ یہ چیزیں تمہارے لئے نقصان دہ ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

شعبہ وقف نو کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو فجر کی نماز کی ادائیگی کی عادت ڈالیں۔ رات کو اپنے سونے اور دوبارہ اٹھنے کی ایڈجسٹمنٹ اس طرح کریں کہ فجر کی نماز وقت پر ادا ہو۔ حضور انور نے فرمایا مایوس ہرگز نہیں ہونا۔ جب دنیا میں کامیابیاں حاصل کرنی ہیں تو مایوسی کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ فرمایا ہمت کریں اور مل کر کام کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس میٹنگ کے بعد لجنہ کی عمارت کی توسیع کے سلسلہ میں آرکیٹیکٹ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور کی خدمت میں نقشہ جات اور پلاننگ پیش کی گئی۔ حضور انور نے اس بارہ میں ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سویڈن میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق کوپن ہیگن ڈنمارک سے مالمو (Malmo) سویڈن کے لئے روانگی تھی۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت ڈنمارک صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے مسجد نصرت جہاں میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ اس دوران بچیاں الوداعی نظمیں مسلسل پڑھ رہی تھیں۔

جاتے ہو مری جاں خدا حافظ و ناصر • اور

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو

کی دعائیہ نظمیں بچیاں کورس کی شکل میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے اور ہلاتے ہوئے پڑھ رہی تھیں۔ روانگی سے قبل پولیس کے ان دو گارڈز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا جو ملکی انتظامیہ کی طرف سے دورہ کے شروع سے لے کر آخر تک حضور انور کے ساتھ رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بارہ بجکر ۲۵ منٹ پر ڈنمارک سے (Malmo) سویڈن کے لئے روانگی ہوئی۔

مالمو میں ورود مسعود

کوپن ہیگن سے مالمو (Malmo) کا فاصلہ ۴۵ کلومیٹر ہے کوپن ہیگن اور مالمو کے درمیان سمندر ہے جس پر ۱۹ کلومیٹر لمبا پل تعمیر کر کے ان دونوں شہروں کو آپس میں ملا دیا گیا ہے۔ پل کراس کر کے حضور انور جونہی سویڈن کی سرحد میں داخل ہوئے تو امیر صاحب سویڈن، مبلغ انچارج صاحب سویڈن، صدر خدام الاحمدیہ، دیگر جماعتی عہدیداران اور خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سویڈن کا یہ پہلا دورہ ہے۔ آج کا دن جماعت سویڈن کے لئے بہت مبارک دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم آج پہلی بار سویڈن کی سرزمین میں پڑے ہیں۔ اللہ یہ سعادت جماعت سویڈن کے لئے ہر پہلو سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن کے اس وفد کو شرف مصافحہ بخشا اور یہاں سے Malmo کے لئے روانگی ہوئی۔

بارہ بجکر ۵۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الحمد Malmo پہنچے جہاں احباب جماعت Malmo سویڈن مرد و خواتین، بچوں بوڑھوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے۔ ایک بچے اور بچی نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور نے مجلس عاملہ مالمو کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ اور دفاتر وغیرہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایات دیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب ڈنمارک، مبلغ سلسلہ ڈنمارک، صدر انصار اللہ، صدر خدام الاحمدیہ ڈنمارک اور ڈنمارک سے ساتھ آنے والے خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہ سب احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کوپن ہیگن (ڈنمارک) سے مالمو (سویڈن) تک چھوڑنے ساتھ آئے تھے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

سوا پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ Malmo، Helsingborg اور Perstorp جماعتوں کی پچپاس فیملیز کے 185 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات پونے نو بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کا رات کا قیام بیت الحمد مالمو میں تھا۔

بیت الحمد مالمو (Malmo) کی عمارت گیارہ سو مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل ہے۔ یہ عمارت ۱۹۸۲ء میں مالمو (Malmo) شہر کے علاقہ Klogerups میں خریدی گئی تھی۔ اس عمارت کے ایک ہال کو مردوں کے لئے اور ایک ہال کو عورتوں کے لئے مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس عمارت میں دفاتر ہیں اور رہائشی حصہ بھی ہے۔ بیت الحمد کے بیرونی لان میں مارکی لگا کر احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور سارے کام خوش اسلوبی سے طے پائے۔

12 ستمبر 2005ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

مجلس عاملہ مالمو کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق صبح سوا دس بجے مجلس عاملہ جماعت احمدیہ مالمو (Malmo) کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور فرمایا جو نصائح میں کر چکا ہوں ان پر عمل کریں۔

نو مبائعین کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ان سے رابطے قائم کریں اور باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں اور جن لوگوں نے بیعتیں کروائی ہیں ان کے ذریعہ ان کو نظام جماعت کے قریب لے کر آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری کو ہدایت فرمائی کہ اپنے تمام حلقوں سے باقاعدہ رپورٹ حاصل کیا کریں۔ سیکرٹری امور خارجہ کو فرمایا کہ یہاں کے سرکاری حکام سے تعلق رکھیں۔ لوکل کونسل اور مقامی افسران سے تعلق رکھیں۔

شعبہ سمعی و بصری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر مہینہ پروگرام بنا کر بھجیں۔ فرمایا آپ کے یہ پروگرام آپ کے نو مبائعین کے بھی کام آجائیں گے۔ سیکرٹری اشاعت اور سیکرٹری ضیافت نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جس عربی شخص نے بیعت کی ہے جب بھی اس کی فیملی آئے تو لجنہ کے ذریعہ اس سے رابطہ کریں۔ شعبہ وصایا کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کوشش کریں کہ کمانے والے وصیت کریں ان کی مالی قربانی اصل چیز ہے۔

حضور انور نے تفصیل سے مالمو جماعت کے بجٹ، چندہ دہندگان اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اگر ایک فیملی میں چار کمانے والے ہیں تو چاروں کا علیحدہ علیحدہ بجٹ ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا صرف رقم جمع کرنا مقصد نہیں ہے اصل مقصد تزکیہ نفس ہے۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹ کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جمعہ کی حاضری بڑھائیں۔ نیز یہ بھی جائزہ لیں کہ MTA کتنے سنتے ہیں، کتنے لوگ خطبہ سنتے ہیں۔ یہ بھی جائزہ لیں کہ کتنے گھروں میں کنکشن ہیں۔ فرمایا یہاں کیبل کمپنیاں ہیں ان سے رابطہ کریں اور پتہ کریں کہ MTA کو کیبل پروگرام میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ فرمایا اس طرح MTA ان سب گھروں تک پہنچ جائے گا جہاں کیبل کا نظام ہے۔

مجلس عاملہ جماعت Malmo کے ساتھ یہ میٹنگ دس بجکر ۳۵ منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق مالمو (Malmo) سے گوتھن برگ (Gotenburg) کے لئے روانگی تھی۔ مالمو سے گوتھن برگ کا فاصلہ ۲۸۰ کلومیٹر ہے۔

دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت مالمو کے مرد و خواتین، بچے بوڑھے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد گوتھن برگ کی طرف روانگی ہوئی۔

راستہ میں کچھ دیر کے لئے رُک کر اس قطعہ زمین کو دیکھنے کا پروگرام تھا جو جماعت احمدیہ Malmo اپنے نئے سنٹر کے لئے خریدنے کی کاروائی کر رہی ہے اور اس کی خرید کا معاملہ ابھی مختلف پراسس میں ہے۔

یہ قطعہ زمین جماعت مالمو کے موجودہ مشن ہاؤس بیت الحمد سے قریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور Malmo شہر کے Elisedal علاقہ میں واقع ہے۔ قریباً دس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور اس قطعہ زمین پر پہنچے۔ اس کا رقبہ 1.23 ایکڑ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جگہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ یہاں مسجد اور مشن ہاؤس کے علاوہ دفاتر بھی بنائیں اور گیسٹ ہاؤس بھی بنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی تعمیر، رقبہ اور نمازیوں کی گنجائش کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔ اس طرح مشن ہاؤس، مبلغ کے لئے رہائشی حصہ اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر اور اس میں بنیادی ضروریات اور سہولیات مہیا کرنے کے بارہ میں بھی ہدایات دیں اور فرمایا اکرم احمدی صاحب چیئرمین احمدیہ آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن یہاں آئیں یہ جگہ دیکھیں اور ان کی مدد سے اپنے نقشے وغیرہ مکمل کریں۔

گوتھن برگ میں ورود مسعود و والہانہ استقبال

گیارہ بجکر دس منٹ پر یہاں سے آگے گوتھن برگ کی طرف روانگی ہوئی۔ راستہ میں ایک جگہ کچھ دیر رکنے کے بعد سفر جاری رہا۔ اڑھائی بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد ناصر گوتھن برگ پہنچے۔ یہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی منتظر تھی۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ اور خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ حضور انور کی رہائش مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھی۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد، مشن ہاؤس، دفاتر اور رہائشی حصہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ مسجد میں جو توسیع ہوئی ہے تو اب اس میں کتنے نمازیوں کی گنجائش ہے۔ حضور کو بتایا گیا کہ مردوں اور عورتوں کے حصہ کو ملا کر اب اس میں ایک ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ حضور انور نے پرانی مسجد کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا تو منتظمین نے بتایا کہ پرانی مسجد کی بنیادیں اب اس موجودہ مسجد کے درمیان میں آگئی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دفاتر کا معائنہ فرمایا اور کچن بھی معائنہ فرمایا۔ لائبریری بھی تشریف لے گئے اور کتب کے بارہ میں جائزہ لیا اور ہدایات دیں اور فرمایا کہ جو نئی کتب شائع ہوئی ہیں وہ بھی منگوائیں اور لائبریری میں رکھیں۔ حضور انور نے خصوصاً عربی کتب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور ہدایت دی کہ عربی زبان کی کتب بھی منگوائیں خواہ تھوڑی منگوائیں وہ بھی یہاں رکھیں۔

حضور انور نے ڈائننگ ہال، میٹنگ ہال، لجنہ کے ہال اور دفاتر کا بھی معائنہ فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے مبلغ سلسلہ سویڈن کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

حضور انور نے MTA سٹوڈیو بھی دیکھا اور MTA کی ٹیم کو ہدایت فرمائی کہ اب اس نئی مسجد کو MTA پر دکھائیں۔ پرانی مسجد میں توسیع ہو کر اب یہ نئی مسجد بن چکی ہے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

معائنہ کے بعد چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشرف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت گاتھن برگ، Yonshoping، Boros، Alingsas کی 32 فیملیز کے 134 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا سے آنے والی ایک فیملی بھی شامل تھی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد ناصر میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مسجد ناصر (گاتھن برگ)

مسجد ناصر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سویڈن میں پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 27 ستمبر 1975ء کو سویڈن کے شہر گاتھن برگ (Gothen Burg) کی اس پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور رحمہ اللہ نے متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ قادیان کی مسجد مبارک کی وہ مبارک اینٹ نصب فرمائی جو قبل ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کی بنیاد میں نصب کرنے کے لئے بھجوائی تھی۔

یہ مسجد ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے۔ 325 مربع میٹر مسقف حصہ پر مشتمل مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر 20 اگست 1976ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر مسجد ناصر کا افتتاح فرمایا۔ مسجد ناصر کا قطعہ زمین آٹھ ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ قطعہ زمین پہلے لیز پر تھا 1997ء میں جماعت نے اس قطعہ زمین کو خرید لیا۔

• 1999ء میں اس مسجد میں توسیع کی گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے حضور انورؒ کے نمائندہ کی حیثیت سے اس مسجد کی نئی بنیادوں میں سنگ بنیاد رکھا۔ ایک ہزار چار سو مربع میٹر دو منزلہ مسقف عمارت پر مشتمل نہایت خوبصورت مسجد ناصر اپنی موجودہ صورت میں ایک ہزار سے زائد نمازیوں کو اپنے اندر سمو سکتی ہے۔ گراؤنڈ فلور پر مسجد کے بڑے مردانہ ہال سے ملحق لائبریری ہال ڈائننگ ہال، کچن اور پانچ دفاتر اور ایک فلیٹ پر مشتمل عمارت ہے۔ جبکہ دوسری منزل پر عورتوں کے لئے ایک بڑا ہال، چھوٹے بچوں کے لئے شیشہ بند نرسری، اس سے ملحق دو ہالز اور لجنہ کا دفتر ہے۔ اسی فلور پر ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ دو دفاتر اور MTA کا خوبصورت سٹوڈیو ہے۔ مسجد پر دو گنبد ہیں اور مسجد کے ساتھ منارۃ المسیح کی طرز کا مینار تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ مسجد چونکہ اونچائی پر واقع ہے اس لئے دور دور سے نظر آتی ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

نواب صدیق حسن خان معزولی سے بحالی تک

سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ اٹارسی

داعیان اسلام جب ہندوستان میں آئے تو حدت کے ان علمبرداروں نے ہندوستان میں بہت ی جگہوں کو توحید سے بھر دیا حتی کہ رفتہ رفتہ کئی خالص سلم ریاستیں بھی وجود میں آنے لگیں منجملہ ان اسلامی یاستوں میں ہندوستان کی آزادی سے پہلے بھوپال جی ایک اسلامی ریاست تھی۔

بھوپال کا تاریخی پس منظر

بیان کیا جاتا ہے کہ سابقہ ریاست بھوپال (جو آج کل صوبہ ایم پی کی راجدھانی ہے) ہند کی مسلم ریاستوں میں دوسرے نمبر کی ریاست تھی اس کا رقبہ مختلف نوابوں کے دوروں میں گھٹتا بڑھتا رہا آخری رقبہ 6920 مربع میل تھا قدیم جغرافیائی تقسیم کے لحاظ سے س ریاست کے تین حصے تھے۔

بھوپال میں سینہ بسینہ یہ روایت مشہور چلی آرہی ہے کہ پہلے یہاں جگو کچھوا گونڈوں کی حکومت تھی (گونڈ ایک قوم کا نام ہے جو سانپوں اور درختوں کی پوجا کرتے تھے ان کے دیوتا ہندوؤں کے دیوتاؤں سے الگ تھے۔ برق) لکھا ہے برطانوی ہند کی ساڑھے چھ سو ریاستوں میں سے حیدرآباد کے بعد بھوپال کا نمبر تھا۔ جس کی داغ بیل سردار دوست محمد خان نے جو میرازی خیل و مرکزی پٹھان تھے ڈالی۔ تاریخ بھوپال میں ذکر۔ ہے کہ بھوپال میں نوابوں کی حکمرانی ایک طویل عرصہ تک رہی انگریزوں کی بھرپور خوشنودی بھی ان نوابوں کو حاصل رہی۔ مال و دولت کی طغیانی جاہ وحشمت کی فراوانی میں بھی کوئی کمی نہ رہی۔ بھوپال کے نواب بھوپال شہر کی تزئین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے خاصکر تعمیرات، خوبصورت مساجد وغیرہ کے سلسلہ میں (بھوپال میں صرف شہر میں چار سو مساجد ہیں جن میں تین مساجد لاجواب ہیں۔ تاج المساجد۔ موتی مسجد۔ جامع مسجد۔ ایشیا بھر میں تاج المساجد کو ایک خصوصی مقام حاصل ہے) وہاں بھوپال کے نواب بندگان خدا کی خدمت گزاری سے بھی سرور و لذت حاصل کرتے رہے علم وفضل کے قدردان ہے۔

بھوپال کے آخری فرماں روا نواب حمید اللہ خان نے تو شاعر مشرق علامہ اقبال کا باقاعدہ وظیفہ تک مقرر کیا تھا۔

منجملہ بھوپال کے نوابوں میں ایک نواب شاہ جہاں بیگم 1868 تا 1901 تھی۔ یہ بھوپال کی والیہ تھی۔ اس والیہ بھوپال کے دورِ حکومت میں ایک ذی علم ذی مقدرت نواب صدیق حسن خان تھے جو اُس وقت ریاست بھوپال میں اوّل مہتمم تالیف کی حیثیت سے مقرر ہوئے پھر وہ مہتمم مدارس ہوئے اور آخر میں والیہ بھوپال بیگم صاحبہ کے میر منشی (چیف سیکرٹری) کے منصب عالی تک ترقی کر گئے اور بیگم صاحبہ کے دل پر ایسا نقش قائم کیا کہ انگریز گورنمنٹ کی اجازت سے 1288ھ 1871ء میں نواب صدیق حسن خان کا والیہ بھوپال سے عقد مسنون ہوگیا۔ نواب صدیق حسن خان کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ ہر علم وفن میں تقریباً تین سو کتابیں ان کی یادگار ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ نواب صدیق حسن خان کی تمام کتابوں میں خاص کر کتاب "اقتراب الساعة" اور "حجج الکرامه" کو ایک خاص فوقیت کا مقام حاصل ہے کیونکہ اس میں امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے جہاں تیرہ مجددین اسلام کا تفصیل کے ساتھ ذکر موجود ہے وہاں پر یہ بھی لکھا ہے کہ چودھویں صدی میں جو مجدد ہوں گے وہی امام مہدی ہوں گے۔

احمدیت :: ریاست بھوپال کے بارہ میں اس قدر تمہیدی بیان کے بعد اب راقم الحروف یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ اس شہر بھوپال کو نور احمدیت سے کس قدر حصہ ملا اور کب ملا اور کس نوعیت کا ملا۔

تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہی احمدیت کا پیغام اس ریاست تک پہنچ گیا تھا اور باقاعدہ حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام نے اپنی آفاقی پرشوکت تصنیف براہین احمدیہ بھی بھوپال کے نواب کے پاس ارسال کی تھی۔ بجائے اس کے کہ میں اس واقعہ کو اپنے الفاظ میں بیان کروں مناسب تو یہی لگتا ہے کہ اس دلچسپ واقعہ کو تاریخ احمدیت کے جھرو کے سے ہی من وعن نقل کردوں۔ یہ واقعہ جہاں تاریخ احمدیت کے جلد اوّل اور جلد دوئم میں بیان کیا گیا ہے وہاں پر کتاب حیات طیبہ میں بھی اس تعلق میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذکر ملتا۔ تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 264 تا 266 میں لکھا ہے:

"نواب صاحب موصوف اہل حدیث فرقہ کے مشہور عالم تھے۔ جنہیں ان کے بعض عقیدت مندان کے وسیع اسلامی خدمات اور عالمانہ شان کی وجہ سے "مجدد وقت" بھی قرار دیتے تھے چونکہ انہوں نے والیہ ریاست نواب شاہ جہاں بیگم سے شادی کرلی تھی اس لئے پوری ریاست کی باگ ڈور عملاً انہی کے سپرد تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں ایک دردمند دل رکھنے والے مسلمان رئیس کی حیثیت سے اعانت کی طرف جب پہلی مرتبہ توجہ دلائی تو انہوں نے پہلے تو رکھ رکھاؤ کا طریق اختیار کرتے ہوئے پندرہ بیس نسخوں کی خرید پر آمادگی کا اظہار کیا۔ مگر پھر دوبارہ یاددہانی پر محض گورنمنٹ برطانیہ کے خوف سے دستکش ہوگئے اور یہ مصلحت آمیز جواب دیا کہ "دینی مباحثات کی کتابوں کا خریدنا یا انہیں کچھ مدد دینا خلاف منشاء گورنمنٹ انگریزی ہے اس لئے اس ریاست سے خرید وغیرہ کی کچھ اُمید نہ رکھیں"۔ اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے انہوں نے "براہین احمدیہ" کا پیکٹ وصول کرنے کے بعد اُسے چاک کر کے آپ کو واپس کردیا۔ حافظ حامد علی صاحب کا بیان ہے کہ جب کتاب واپس آئی تو اُس وقت حضرت اقدس اپنے مکان میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ کتاب کی یہ حالت دیکھ کر کہ وہ پھٹی ہوئی ہے اور نہایت بری طرح اس کو خراب کیا گیا ہے حضرت کا چہرہ مبارک متغیر اور غصہ سے سرخ ہوگیا عمر بھر نے حضرت کو ایسے غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا آپ کے چہرہ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ میں ناراضگی کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ آپ بدستور ادھر اُدھر ٹہلتے تھے اور خاموش تھے کہ یکا یک آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے

"اچھا تم اپنی گورنمنٹ کو خوش کرلو"

نیز یہ دُعا کی کہ ان کی عزت چاک کردی جائے۔ اس کے بعد جب براہین احمدیہ کا چوتھا حصہ حضور نے تحریر فرمایا تو اس میں بھی حضرت نے نواب صاحب کی اس غیر اسلامی فعل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ "ہم بھی نواب صاحب کو اُمید گاہ نہیں بناتے بلکہ اُمید گاہ خداوند کریم ہی ہے اور وہی کافی ہے (خدا کرے گورنمنٹ انگریزی نواب صاحب پر بہت راضی رہے) حضرت کے یہ الفاظ کسی طرح ایک انذاری پیشگوئی کی شکل اختیار کر گئے اور نواب صاحب نوابی کے عہدہ سے معزولی کے بعد نہایت دُکھ اُٹھاتے ہوئے اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے" اس کا بیان تاریخ احمدیت کے جلد دوئم میں کچھ اس طرح سے ہے:۔

"نواب صدیق حسن خان صاحب کو سزا
اور حضرت کی دُعا سے خطابات کی بحالی

"نواب صدیق حسن خان صاحب کی طرف سے براہین احمدیہ کی بے حرمتی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بددعا کا جو دلخراش واقعہ جلد اوّل میں بیان ہو چکا ہے وہ اسی زمانہ 1883ء میں وقوع پذیر ہوا تھا۔ نواب صاحب مولوی سید اولاد حسن صاحب قنوجی کے فرزند تھے۔ انہوں نے علوم دینی علماء یمن و ہند سے حاصل کئے پھر ریاست بھوپال کی ملازمت اختیار کرلی اور بتدریج ترقی کر کے وزارت و نیابت پر فائز ہوگئے یہاں تک کہ اُن کا بھوپال کی والیہ شاہ جہان بیگم صاحبہ سے 1871ء میں عقد ہوگیا جس کے بعد وہ عملاً ریاست کے فرمانروا بن گئے تھے۔ اور حکومت برطانیہ نے انہیں "نواب والا جاہ" "امیر الملک" اور "معتمد المهام" کے خطابات سے نواز دیا۔

نواب صاحب اپنی شاہانہ ٹھاٹ باٹ اور علو مرتبت میں بھی اسلام کی تحریری خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ اور ان کی علمی تصانیف کا چاردانگ عالم میں ایک شہرہ تھا۔ ور مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی تو انہیں "مجدد وقت" تسلیم کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی اس خصوصیت کی وجہ سے اُن کی اسلامی خدمات پر حسن ظن کرتے ہوئے انہیں براہین احمدیہ بھجوائی تھی۔ مگر انہوں نے یہ کتاب پھاڑ کر واپس کردی اور لکھا کہ "مذہبی کتابوں کی خریداری حکومتِ وقت کی سیاسی مصلحتوں کے خلاف ہے اس لئے ریاست سے کچھ اُمید نہ رکھیں' حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب کی یہ صورت دیکھی تو آپ کو بہت رنج ہوا اور آپ نے دُعا کی کہ جس طرح انہوں نے یہ اوراق چاک کئے ہیں اسی طرح اُن کی عزت بھی چاک کردی جائے" (حقیقة الوحی)

خدا کی قدرت دیکھئے اس واقعہ پر ابھی دو تین سال کا عرصہ ہی ہوا تھا کہ 1886ء میں اُسی حکومت نے جس کی خوشنودی کے لئے انہوں نے براہین احمدیہ کی توہین کی تھی ان پر بعض مقدمات دائر کردیئے اور وہ جرائم پیشہ انسانوں کی طرح ریاست میں معصوموں کے خون بہانے سوڈانی مہدی کو امداد بھجوانے اور اپنی مختلف تصانیف میں گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کی آگ بھڑکانے کے سنگین الزامات میں ماخوذ ہوگئے اور حکومت نے اُن پر سر لیبل گریفن کا تحقیقاتی کمیشن بٹھا دیا کمیشن کے فیصلہ کے مطابق اُن کے نوابی کے خطابات چھن گئے اور یہاں تک بے آبروی ہوئی کہ خود مسلمانوں کے ایک طبقہ نے حکومت پر زور دیا کہ اس سیاسی مقدمہ میں اُن سے ذرہ بھر رعایت روا نہ رکھی جائے اور جرائم کی پاداش میں انہیں یا تو تختہ دار پر لٹکا دیا جائے یا کالے پانی بھجوا دیا جائے حتیٰ کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو نواب صاحب کے دفاع میں ایک مبسوط مضمون اشاعة السنہ میں لکھنا پڑا اور گورنر ڈفرن اور سر لیبل گریفن کے حضور میں نہایت عاجزی کے ساتھ التجا کرنا پڑی کہ وہ نواب صاحب موصوف کے متعلق فیصلے پر نظر ثانی کرتے ہوئے اُن کا خطاب بحال فرمائیں وہ گورنمنٹ کے حقیقی اور دلی خیر خواہ ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا شمار حکومت انگریزی کے دلی خیر خواہوں اور حقیقی وفاداروں میں ہوتا تھا اور حکومت کی نگاہ میں اُن کی شہادت بڑی وقیع اور پختہ سمجھی جاتی تھی لیکن اُن کی یہ اپیل بالکل ناقابل التفات سمجھی گئی اور حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اسی لئے پنڈت لیکھرام نے مارچ 1886 میں حضرت اقدس کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا آپ تو مقبولوں کے سرغنہ ہیں اور آپ کی دُعا تو تقدیر معلق کو بہ اُسلوبی ٹال سکتی ہے۔ صدیق حسن خان معزول ہیں اور ان کی نسبت جو جو مقدمات اور غبن مال سرکاری دائر ہیں ان سے نہایت سول ہیں..... جناب بیگم صاحبہ والئی بھوپال صدیق حسن خان معزول کو تین لاکھ دے کر خارج کرنا چاہتی ہیں اُن کا ارادہ فسخ کیجئے۔

خدا کی شان پنڈت لیکھرام نے تو یہ بات طنزاً کہی تھی مگر آپ ہی کی دُعا کی برکت سے حالات میں تبدیلی قع ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب معاملہ تشویشناک صورت اختیار کرتا دکھائی دیا تو خود نواب صاحب موصوف نے سرتا پا عجز وانکسار بن کر حضرت کی خدمت میں درخواست دُعا لکھی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت کی خدمت میں اُن کی خدمات پیش کرتے اور دُعا کی شفارش کا پیغام بھجواتے ہوئے حافظ محمد یوسف صاحب کو قادیان روانہ کیا حافظ صاحب کا بیان ہے کہ ں نے جب حاضر ہوکر عرض کیا تو حضرت اقدس نے اولاً دُعا کرنے سے انکار کردیا اور براہین کا واقعہ بیان کر کے یہ بھی فرمایا کہ وہ خدا کی رضا پر گورنمنٹ کی رضاء کو مقدم کرنا چاہتے تھے اب گورنمنٹ کو راضی کرلیں۔ موحد ہونے کا دعویٰ کر کے ایک زمینی حکومت سے خوف اور وہ بھی دین کے معاملہ میں جس میں خود اس گورنمنٹ نے ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے۔ اس پر بہت دیر تک تقریر کرتے رہے چونکہ مجھ پر مہربانی فرماتے تھے۔ میں نے بھی پیچھا نہ چھوڑا عرض کرتا ہی رہا۔ نواب صاحب کی طرف سے معذرت بھی کی آخر حضرت صاحب نے دُعا کرنے کا وعدہ فرمالیا اور میں تو اسی غرض کیلئے آیا تھا جب تک آپ نے دُعا نہ کردی اور یہ نہ فرمایا کہ میں نے دُعا

باقی صفحہ نمبر (14) پر ملاحظہ فرمائیں

رمضان المبارک کے لیل ونہار اور عید الفطر کی تقریب

الحمد للہ رمضان المبارک کے مہینے میں احباب و مستورات نے روحانی برکات سے بھرپور استفادہ کیا اس مہینے میں بھارت کی جماعتوں میں نماز تراویح اور درس القرآن و حدیث کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس سلسلہ میں جماعتوں کی مساعی نہایت اختصار کے ساتھ پیش ہے۔

سرکل نظام آباد (آندھرا):: کاماریڈی، چندہ پور، کنشکل، بلوائی، تلانڈ گو، پوسانی پیٹھ، میں نماز تراویح اور درس کا اہتمام کیا گیا۔ کاماریڈی میں ۲۳-۱۰-۰۵ کو جلسہ ہوا۔ اسی طرح ۳۱-۱۰-۰۵ کو تلانڈ گو میں جلسہ ہوا۔ کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ سبھی جماعتوں میں نماز عید ادا کی گئی۔
(محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج)

ممبئی:: مکرم محمود احمد صاحب سمیع اللہ صدر جماعت احمدیہ ممبئی کی زیر صدارت ۲ نومبر کو ایک خصوصی جلسہ الحق بلڈنگ میں ہوا۔ جسمیں رمضان المبارک کی فیوض و برکات بیان کی گئیں۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید شکیل احمد صاحب رانچی، مکرم پرویز خان صاحب، اور خاکسار نے تقریر کی۔ اور مکرم صدر اجلاس نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر حاضرین کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ رمضان المبارک میں نماز فجر کے بعد روزانہ تفسیر کبیر کا درس ہوتا۔ عشاء کے بعد تراویح کا انتظام تھا۔ بعدہ درس حدیث ہوتا۔ اسی طرح بھاٹنڈرا اور نالا سوپارا میں بھی نماز تراویح کا انتظام تھا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

حیدرآباد:: جماعت احمدیہ حیدرآباد نے رمضان میں درس و تدریس، تراویح، سحری و افطاری کا خصوصی پروگرام ترتیب دیا۔ مسجد احمدیہ افضل گنج، مسجد الحمد سعید آباد، مسجد احمدیہ فلک نما، مسجد احمدیہ لیکچر ہال بی بی بازار، کالا پتھر سینٹر، اسی طرح دیگر محلہ جات میں تراویح اور درس کا خصوصی انتظام تھا۔ احباب و مستورات نے اعتکاف بھی کیا۔

مسجد الحمد سعید آباد میں ۱۲/ اکتوبر کو جماعت احمدیہ حیدرآباد نے زیر صدارت مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ جلسہ کیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم حمید انصاری صاحب، مکرم غلام عاصم الدین صاحب، اور خاکسار نے فضائل قرآن مجید پر تقریر کی، صدارتی خطاب کے بعد مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا نے دعا کرائی۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

اٹارسی سرکل ایم پی:: اٹارسی مشن میں بعد نماز فجر درس القرآن ہوا۔ بعد نماز عشاء تراویح ہوئی۔ کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی۔ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ بھی درس القرآن سے استفادہ کیا گیا۔ آخری عشرہ میں ایک روز اجتماعی دعا اور افطاری کا انتظام ہوا۔ خاکسار نے عید کی نماز پڑھائی۔

جماعت احمدیہ کریلی:: جماعت احمدیہ کریلی ایک نئی جماعت ہے۔ جس میں تراویح اور درس کا انتظام ہوا۔ مکرم ارشاد احمد صاحب ملکانہ معلم وقف جدید نے نماز تراویح اور عید کی نماز پڑھائی۔ (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ اٹارسی)

جینڈ زون ہریانہ:: صوبہ ہریانہ کے جینڈ زون میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام سے نومبائعین نے حسب استطاعت فائدہ اٹھایا۔ نماز باجماعت کی ادائیگی، درس و تدریس اور نماز تراویح کا انتظام درج ذیل جماعتوں میں رہا۔ احمدیہ مسجد جینڈ میں بعد نماز فجر قرآن مجید کا درس، بعد نماز عشاء حدیث کے درس کا اہتمام رہا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ باس میں مکرم گلفام احمد صاحب، جماعت گوگڑیاں میں مکرم سرور احمد صاحب معلم سلسلہ جماعت لون میں مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر، مکرم نصیب خان صاحب نائب قائد ہریانہ، جماعت ہتھو میں مکرم طارق عبد اللہ صاحب قمر باقاعدگی کے ساتھ نمازیں درس و تدریس اور نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ مکرم حبیب الرحمان صاحب معلم سلسلہ جماعت ملک پور بھینی، نارنود، بڈانہ میں تعلیم و تربیت کا کام کرتے رہے۔ مکرم فاروق احمد صاحب فرید روہتک کی متفرق جماعتوں میں نومبائعین کے ساتھ رابطے کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا کام کرتے رہے۔

اس رمضان المبارک میں جینڈ زون میں دو نئے سینٹر کھولے ہیں۔ ایک ہتھو گاؤں میں جہاں مکرم طارق عبد اللہ صاحب قمر نے باجماعت نمازوں کے ساتھ ساتھ درس و تدریس اور تراویح کا انتظام کیا۔ اسی طرح دوسرے گاؤں کرم گڑھ میں نیا سینٹر بنا ہے جہاں مکرم عمران خان صاحب معلم سلسلہ بچوں کی کلاسیں لیتے ہیں۔ انہوں نے باجماعت نمازوں اور درس و تدریس و تراویح کا انتظام کیا۔ بعد نماز عشاء روزانہ مجلس سوال و جواب ہوتی رہی۔

۱۸/ اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ جینڈ میں مکرم مولانا نصیر احمد صاحب خادم انسپکٹر وقف جدید کی صدارت میں مکرم منفول صاحب کے گھر تربیتی جلسہ ہوا۔ جسمیں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے مالی تحریکات کی اہمیت اور تاریخی پس منظر کے بارہ میں نومبائعین کو بعض ضروری امور کے بارہ میں بتایا، اسکے بعد صدر اجلاس نے وقف جدید کی غرض و غائت کے بارہ میں خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

۱۹/ اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ باس تربیتی اجلاس ہوا۔ جسمیں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا نصیر احمد صاحب خادم نے چندہ وقف جدید کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے رمضان المبارک کی برکات، عبادات اور صدقہ و خیرات کے بارہ میں بعض ضروری باتیں بتائیں دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

۲۴/ اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء جماعت کرم گڑھ میں خاکسار کی زیر صدارت تربیتی اجلاس ہوا۔ جسمیں تلاوت و نظم کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر معلم سلسلہ نے رمضان المبارک کے عنوان پر تقریر کی۔ اسکے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد سمجھایا۔ اسکے بعد خصوصی مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

۲۳/ اکتوبر کو جماعت بالند میں بکرم فاروق احمد صاحب فرید معلم سلسلہ نے جلسہ کا اہتمام کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب نے نماز کی فضیلت کے موضوع پر تقریر کی۔ اسکے بعد مکرم فاروق احمد صاحب فرید نے جماعت احمدیہ کی خدمات کے عنوان پر تقریر کی۔ یہاں حال ہی میں جماعت کا رابطہ ہوا ہے۔ تمام تربیتی اجلاسات میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔

اس سال جینڈ زون میں آٹھ مقامات پر نماز عید ادا ہوئی ہے

جینڈ:: احمدیہ مسلم مشن جینڈ میں دس بجے نماز ادا کی گئی۔ مردوں کے لئے مسجد میں اور عورتوں کے لئے مسجد کے ساتھ لگتی پارک میں انتظام تھا۔ ۱۷ نومبائعین نے نماز عید ادا کی۔ خاکسار نے نماز پڑھائی اور عید کی غرض و غائت کے تعلق سے خطبہ دیا۔ دعا کے بعد مہمانان کی تواضع کی گئی۔

باس:: ۴ نومبر کو صبح دس بجے نماز عید مکرم گلفام احمد صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی۔ تمام احباب و مستورات نے نماز عید ادا کی۔ نماز اور خطبہ کے بعد ایک دوسرے سے گلے مل کر عید کی مبارک باد دی۔

اوگالن:: مکرم فاروق احمد صاحب فرید معلم سلسلہ نے جماعت اوگالن میں ساڑھے نو بجے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا دعا کے بعد احباب نے ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی۔

گوگڑیاں:: جماعت گوگڑیاں میں مکرم سرور خان صاحب معلم سلسلہ نے نماز عید پڑھائی خطبہ عید اور دعا کے بعد نومبائعین ایک دوسرے کو اپنے گھروں میں لے گئے اور خوشیاں منائیں۔

ہتھو:: حال ہی میں اس جماعت میں معلم کی تقرری ہوئی ہے یہاں پر مکرم طارق عبد اللہ صاحب نے پہلی مرتبہ نماز عید پڑھائی جبکہ غیر احمدی افراد اعتراض بھی کرتے رہے۔

لون:: مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر معلم سلسلہ نے صبح دس بجے نماز عید احمدیہ مسجد میں پڑھائی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا خطبہ عید اور دعا کے بعد مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

کرمگڑھ:: مکرم عمران خان صاحب معلم سلسلہ نے دس بجے نماز عید پڑھائی اس گاؤں میں پہلی مرتبہ نماز عید ادا ہوئی۔ غیر احمدیوں نے بہت مخالفت کی۔ ۶۰ سے زائد نومبائعین نے نماز میں شرکت کی۔

بیٹ پورہ روہتک:: مکرم ماجد علی صاحب ملکانہ نے اس جگہ نماز عید پڑھائی کثیر تعداد میں مرد و زن نماز میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو استقامت عطا کرے۔ (مبلغ انچارج ہریانہ)

ولادت اور درخواست دعا

☆ میرے بیٹے مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23.10.05 کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے جس کا نام حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نداء الحق" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم شیخ احسان صاحب آف کرڈاپلی اڑیسہ کی نواسی ہے بچی کی صحت و تندرستی نیک صالحہ خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شمس الحق خان معلم وقف جدید مقیم کیرنگ اڑیسہ)

☆۔اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 10 جون 2005ء بروز جمعۃ المبارک کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "ظافر احمد" رکھا ہے۔

☆۔اسی طرح مکرم سی شمس الدین مبلغ سلسلہ فلسطین کو مورخہ ۷ مارچ ۲۰۰۵ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طاہرہ رکھا ہے۔ دونوں بچے وقف نو میں شامل ہیں۔ اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مرحوم قادیان کے نواسہ نواسی ہیں ہر دو کی صحت و سلامتی و درازی عمر اور نیک صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (ایس ناصر احمد معلم سلسلہ احمدیہ سورب۔ شموگہ)

☆ اپنی ماریہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر عالم صاحب آف کلکتہ کو 6 نومبر کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے الحمد للہ۔ نومولود مکرم بشیر عالم صاحب آف کلکتہ ابن مکرم عاشق حسین صاحب کا پوتا و مکرم داؤد احمد صاحب بھٹی مرحوم آف لکھنؤ ابن مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر و خادم دین ہونے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خورشید جہاں کلکتہ)

ولادت اور درخواست دعا

میرے بیٹے مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23.10.05 کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے جس کا نام حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نداء الحق" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم شیخ احسان صاحب آف کرڈاپلی اڑیسہ کی نواسی ہے بچی کی صحت و تندرستی نیک صالحہ خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شمس الحق خان معلم وقف جدید مقیم کیرنگ اڑیسہ)

وصایا::وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15764:: میں پی اے طٰہٰ ولد پی اے محمد قوم احمدی مسلمان عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ خورونوش مبلغ -/500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم عبد البشیر　　العبد پی اے طٰہٰ　　گواہ شد ٹی رحیم احمد

وصیت نمبر 15765 میں سی کے صابرہ زوجہ ایم عبد البشیر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ طلائی چین 12 گرام 22 کیرٹ۔ بالیاں ایک جوڑی 4 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد دو گرام حق مہر ایک ہزار وصول شدہ۔ میرا گزارہ خورونوش مبلغ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم عبد البشیر　　الامۃ سی کے صابرہ　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15766 میں پی ای زبیدہ زوجہ سی پی صدیق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ طلائی ہار دو عدد 44 گرام، کڑے دو عدد 12 گرام بالیاں ایک جوڑی چھ گرام، انگوٹھی ایک عدد دو گرام (سارے زیورات 22 کیرٹ) زمین 25 سینٹ فروخت شدہ قیمت 100000 حق مہر وصول شدہ زیورات میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ خورونوش مبلغ -/300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　الامۃ پی ای زبیدہ　　گواہ شد سی پی صدیق

وصیت نمبر 15767 میں ٹی نفیسہ زوجہ بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے دو ہار طلائی 32g نکلس ایک عدد 8g بالیاں دو جوڑی 5g کڑے دو عدد 32g پازیب طلائی 16g حق مہر -/500 وصول شدہ۔ میرا گزارہ خورونوش مبلغ -/1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　الامۃ ٹی نفیسہ　　گواہ شد سی بشیر احمد

وصیت نمبر 15768 میں سی پی آئشہ زوجہ پی اے محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال تاریخ بیعت 1955 ساکن النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 7.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مع زمین 10 سینٹ 140/7 قیمت 200000 روپے۔ ہار طلائی 24 گرام کڑے تین عدد 28 گرام۔ بالیاں ایک عدد 4 گرام۔ انگوٹھی دو عدد چھ گرام حق مہر ایک صد روپے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ مبلغ 2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد پی اے طٰہٰ　　الامۃ سی پی آئشہ　　گواہ شد ایم عبد البشیر

وصیت نمبر 15769 میں کے خدیجہ زوجہ کے محمد علوی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال تاریخ بیعت 1958 ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ اراضی سوا 42 سینٹ نمبر 89/17 از ترکہ شوہر قیمت اندازاً 126750 واقع النلور۔ ۲۔ اراضی پونے 47 سینٹ نمبر 463/4 + 141/2 قیمت 187,000 روپے واقع چیلاکرہ۔ ۳۔ ۱۵ سینٹ زمین جسکا نمبر نہیں ملا جماعت کے نام رجسٹرڈ کرانا چاہتی ہوں۔ طلائی زیور بالیاں ایک جوڑی چار گرام۔ انگوٹھی ایک عدد چار گرام 50 روپے حق مہر وصول ہو کر خرچ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد و وظیفہ شوہر مبلغ 2500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی رحیم احمد　　الامۃ کے خدیجہ　　گواہ شد سی جی جمال الدین

وصیت نمبر 15770 میں سی پی بنشا بیگم زوجہ پی اے طٰہٰ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ہار طلائی 28 گرام۔ نکلس 3 عدد 56 گرام بالیاں 4 جوڑی 10 گرام کڑے 9 عدد 76 گرام۔ پازیب طلائی 24g انگوٹھی سات عدد 16 گرام۔ حق مہر پچاس ہزار وصولی 28 ہزار روپے باقی 22 ہزار اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ مبلغ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد پی اے طٰہٰ　　الامۃ سی پی بنشا بیگم　　گواہ شد ایم عبد البشیر

وصیت نمبر 15771 میں سی محمد ولد سی عبدٗ قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ایکڑ 25 سینٹ زمین معہ مکان نمبر 145/1/A قیمت 315000 روپے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد مبلغ 1800 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی بشیر احمد　　العبد سی محمد　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15772 میں سی فاطمہ زوجہ کے احمد کنجی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں مکان مشترکہ اس میں 1/3 حصہ ہے کل 10 سینٹ زمین ہے نمبر 167/1A1 قیمت -/275000 روپے از ترکہ شوہر ہے۔ طلائی بالیاں ایک جوڑی تین گرام۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ خورونوش مبلغ -/300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی بشیر احمد　　الامۃ سی فاطمہ　　گواہ شد ایم عبد البشیر

وصیت نمبر 15773 میں سی سراج المنیر ولد سی عبد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت مبلغ 2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد سی سراج المنیر　　گواہ شد ایم عبد البشیر

وصیت نمبر 15774 میں سی بشیر احمد ولد سی عبد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مع زمین سوا 10 سینٹ نمبر 167/1A1 قیمت 300000 روپے۔ زرعی اراضی 1/1/2 ایکڑ نمبر 138/2, 145/2 قیمت 375000 روپے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد مبلغ 4000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد　　العبد سی بشیر احمد　　گواہ شد ایم عبد البشیر

دعائے مغفرت:: میرے پیارے دادا جان مکرم سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم مغفور آف رانچی جھارکھنڈ اور پیاری دادی جان صاحبہ مکرمہ حسینہ بیگم مرحومہ مغفورہ کی بلندی درجات اور ان کی تمام اولاد عزیزہ اقارب اور لواحقین کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات عطا ہونے اور سلسلہ احمدیہ کے مفید وجود بننے کیلئے درخواست دعا ہے اعانت بدر دوصد روپے۔ (محمد جنید ہسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

عراق نامہ

عراقیوں کی زندگی جھنم بنادی گئی فلوجہ پر قبضہ کے لئے کیمیائی بم کا استعمال

-الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا-

عراق پر امریکہ اور اس کے حلیفوں کو قابض ہوئے تین سال کا عرصہ گزر رہا ہے وہاں پر خانہ جنگی اور امریکی فوجوں کے مظالم کا سلسلہ بدستور جاری ہے آئے دن صدام کے وفادار فوجیوں کے ساتھ ساتھ موجودہ حکومت سے ہمدردی رکھنے والے، اور امریکی فوجی خودکش حملہ آوروں کا شکار ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اگرچہ کہنے کو شیعوں اور سنیوں کے باہمی اتفاق سے حال میں ایک آئین منظور کرلیا گیا ہے لیکن شیعہ اور سنیوں کی بھاری تعداد کے علاوہ ترکی لوگ اس آئین کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

امریکہ جس نے صدام حسین کے ایٹمی ہتھیاروں میں ملوث ہونے اور اس خدشہ کے پیش نظر کہ صدام جراثیمی اور کیمیائی ہتھیار کا استعمال کرسکتا ہے روکنے کیلئے عراق پر حملہ کیا تھا۔ لیکن اب یہ راز کھلتا جارہا ہے کہ خود امریکہ نے عراق میں اپنے ناجائز تسلط کو قائم رکھنے کی خاطر زہریلی گیس کا استعمال کیا ہے چنانچہ برطانیہ کے مقبول عام روزنامہ ''دی انڈیپنڈنٹ'' نے اپنی 8 نومبر 2005ء کی اشاعت میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ صدام حسین کی حکومت پر کیمیائی ہتھیاروں کی ذخیرہ اندوزی کا الزام لگانے والے جارج بش نے خود بے گناہ شہریوں کے خلاف کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال کیا ہے۔

نومبر 2004ء میں فلوجہ میں ہونے والے حملہ میں شریک ایک امریکی فوجی نے ایک دستاویزی فلم میں اعتراف کیا کہ امریکی فوج نے مغربی عراق کے شہر میں فاسفورس بموں کا بے دریغ استعمال کیا تھا۔ اس دستاویزی فلم میں سابق امریکی فوجی کو یہ کہتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ ہم نے وہ حکم سنا جس میں ہمیں پوری توجہ دینے کیلئے کہا گیا تھا کہ وہ لوگ فلوجہ ہی سفید فاسفورس استعمال کرنے جارہے ہیں'' امریکی فوجی نے مزید کہا'' فاسفورس جسم کو جلا دیتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ گوشت کو گلا کر ہڈیوں تک سے اتار دیتا ہے میں نے عورتوں اور بچوں کی گلی ہوئی لاشیں دیکھی ہیں۔ فاسفورس جب پھٹتا ہے تو بادل بنتا ہے اور جو اس کے اندر 150 میٹر کے دائرے میں آتا ہے گل جاتا ہے'' امریکہ اس الزام کو سراسر جھوٹ قرار دیتا ہے۔ مگر اس نے یہ اعتراف کیا ہے کہ فاسفورس بموں کا استعمال فضا کو روشن کرنے کیلئے کیا گیا تھا تاکہ دشمن کے ٹھکانوں کو دیکھا جاسکے واضح رہے کہ فلوجہ کو برباد کرنے میں 10 ہزار امریکی فوجی اور 2 ہزار عراقی فوجیوں نے حصہ لیا تھا۔ اس جنگ میں 700 افراد ہلاک اور کئی ہزار زخمی ہوئے تھے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس فوجی کارروائی کی سختی سے مذمت کی تھی اور کہا تھا کہ امریکی فوجیوں نے شہریوں کے خلاف انتہائی ظالمانہ سلوک کیا ہے۔ ❁

پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کیخلاف تشدد اور امتیاز جاری جماعت احمدیہ اب بھی ظلم کا نشانہ

امریکی ایجنسی کی رپورٹ

پی ٹی آئی کی ایک خبر کے مطابق امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ سلوک کا مسئلہ برابر قائم ہے اور قانونی طور پر ان سے امتیاز کیا جارہا ہے اور حکومت ان قوتوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام رہی ہے جو کہ مختلف مذاہب پر چلنے والوں کے تئیں دشمنانہ رویہ رکھتی ہیں۔ آئین تقاضہ کرتا ہے کہ قانون اسلام کے مطابق ہو اور مسلمانوں اور دوسری مذہبی اقلیتوں پر اسلامی قانون کے کچھ عنصر تھوپے گئے ہیں اور اقلیتوں کے خلاف امتیازی قانون بنائے گئے ہیں اور ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی جو دوسرے مذاہب کے تئیں عدم بردباری کا رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ اور مذہبی اقلیتوں کے خلاف تشدد کرتے ہیں اور ڈراتے دھمکاتے ہیں رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف انہیں اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے سے روکنے کے لئے قانونی پابندیاں عائد ہیں۔ جبکہ دوسری مذہبی اقلیتیں مقابلتاً آزادانہ طور پر عبادت کرسکتی ہیں۔ تاہم ان کے ممبروں کو حکومت کی طرف سے امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے سیکورٹی فورسز اور دیگر سرکاری ایجنسیاں اقلیتوں کے خلاف کارروائیاں روکنے کیلئے کچھ نہیں کرتیں۔ ❁

دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی جنگ محض ڈراما ہے اس کے ذریعہ وہ ایک عظیم تر ریاست کا خواب دیکھ رہا ہے

دُنیا کے سب سے مشہور دانشور نوام چامسکی کا بیان

لسانیات کے پروفیسر اور دنیا کے مانے ہوئے سیاسی مدبر اور فلسفی نوام چامسکی عوامی سطح پر دنیا کے سب سے مقبول دانشور ہیں ان کی یہ انتہائی مقبولیت اس وقت ثابت ہوگئی جب انہیں مشہور رسالے پراسپیکٹ اور فارن پالیسی کی جانب سے کئے گئے سروے میں سب سے اول مقام دیا گیا۔

دنیا بھر کے 100 دانشوروں میں سے چامسکی کو سب سے زیادہ ووٹ ملے۔ اس انتخاب میں 20000 سے زائد لوگوں نے ساری دنیا سے حصہ لیا۔ جس میں چامسکی کا امبرٹو ایکو، رچرڈ ڈوکنس، ویکلو ہاول، کسٹوفر ہچین جیسے مشہور دانشوروں سے مقابلہ تھا لیکن انہوں نے سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔

گرامر سے متعلق اپنے نظریہ کے ذریعہ پہچانے جانے والے ماہر لسانیات چامسکی اس وقت دنیا میں امریکی پالیسی کے سب سے بڑے ناقد اور مخالف ہیں۔ انہوں نے افغانستان اور اس کے بعد عراق پر امریکی حملے کی شدید مخالفت کی اور اسی تعلق سے ان کے مضامین اب بھی دنیا بھر کے اخبارات و رسالے اور نیٹ ورک پر آتے رہتے ہیں چامسکی کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی جنگ محض ڈراما ہے، اس کے ذریعہ وہ ایک عظیم تر ریاست کا خواب دیکھ رہا ہے۔ اس فہرست میں فرانس ٹاپ 40 دانشوروں میں فرانس سے صرف ایک ہی نام ہے اس طرح ایران اور پیرو جیسا ملک اس سے آگے نکل گیا۔

طلبا کیلئے مفید معلومات

انڈین ایرفورس کے ذریعہ کیریئر کی اڑان بھریئے!!

انڈین ایئرفورس میں روزگار کے مواقع تلاش کرنے والے نوجوان یقیناً اپنے لئے ایک پراسرار اور بہت ہی چیلنجنگ کریئر کا انتخاب کرنے جارہے ہیں۔ آسمانوں کو فخر سے چھونے کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کیلئے انڈین ایئرفورس بہترین متبادل ہے یہاں پر کریئر کے ساتھ روزگار کے مواقع کئی جانب سے کھلے ہیں۔ پائلٹ (آفیسر کیڈر)، ٹیکنیکل، (انجینئرس)، انتظامیہ، اکاؤنٹس، تعلیم لوجسٹکس میٹرولوجی اور میڈیکل شعبہ۔ اسی طرح ایئرمین کی حیثیت سے ٹیکنیکل اور نان ٹیکنیکل شاخوں میں روزگار کے بھرپور مواقع ہیں۔ گریجویٹ نوجوان اس شعبہ میں اچھا کریئر بنا سکتے ہیں:۔

1 پائلٹ :: کسی بھی فیکلٹی کے گریجویٹ امیدوار کمبائنڈ ڈیفنس سروس امتحان CDSE میں کامیابی کے بعد یا بارہویں جماعت کامیاب نیشنل ڈیفنس اکاڈمی NDA کے ذریعے اس شعبے میں داخل ہوسکتے ہیں۔ ایئرفورس سلیکشن بورڈ AFSB تین شہروں، دہرہ دون، میسور، اور ورانسی میں واقع ہے۔ درخواست موصول ہونے کے بعد منتخب امیدوار کو ان مراکز میں کسی ایک مرکز پر بلایا جاتا ہے جہاں سب سے پہلے پائلٹ اپٹی ٹیوڈ بیٹری ٹیسٹ PABT دینا ہوتا ہے تاکہ اس بات کا پتہ لگایا جاسکے کہ امیدوار میں پائلٹ بننے کی تمام صلاحیتیں موجود ہیں یا نہیں اس ٹیسٹ کے بعد پرسنالٹی ٹسٹ، انٹیلی جنس ٹیسٹ (ذہنی آزمائش) اور جسمانی جانچ کے لئے مختلف امتحانات دینے ہوتے ہیں۔ امیدوار کی اونچائی 5.162 سینٹی میٹر، وزن اونچائی کی مناسبت سے ہونا چاہئے میڈیکل ٹسٹ میں کامیابی کے بعد امیدوار کو 74 ہفتوں کے لئے حیدرآباد پائلٹ کی تربیت کے لئے بھیجا جاتا ہے اور کامیابی کے ساتھ تربیت مکمل ہونے کے بعد شارٹ سروس کمیشن (ایس ایس سی) پر دس سال کیلئے منتخب کیا جاتا ہے۔

2-انجینئرنگ :: بی ای، بی ٹیک (الیکٹرونکس، الیکٹریکل، الیکٹرونکس اینڈ ٹیلی کام انسٹرومینٹیشن، کمپیوٹر سائنس، ایم ایس سی (کمپیوٹر سائنس) انجینئرنگ کے شعبے کے خواہشمند امیدواروں کا سب سے پہلے انجینئرنگ نالج ٹیسٹ کا امتحان ہوتا ہے یہاں بھی کامیاب ہونے والے امیدوار کو 74 ہفتوں کے لئے ایئرفورس اکاڈمی اینڈ ایئرفورس ٹیکنیکل کالج روانہ کیا جاتا ہے اور دس سال کیلئے شارٹ سروس کمیشن پر انتخاب کیا جاتا ہے۔

3 - ایڈمنسٹریشن :: اس شعبے میں داخلہ کیلئے گریجویٹ امیدوار کو سب سے پہلے عریضہ دینے کے بعد مخصوص سینٹرس پر بلایا جاتا ہے جہاں ان کا ''آفیسر انٹیلی جینس ٹیسٹ'' ہوتا ہے اس میں کامیاب امیدواروں کو پرسنالٹی ٹیسٹ ذہنی و جسمانی ٹیسٹ اور آخر میں میڈیکل ٹیسٹ دینا ہوتا ہے۔ ان تمام میں کامیاب امیدواروں کو 52 ہفتوں کی تربیت کے لئے فضائیہ شعبے میں روانہ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد بحیثیت آفیسر دس سال کیلئے شارٹ سروس کمیشن پر تقرر کیا جاتا ہے۔ ❁

آپ کے خطوط آپ کی رائے

عراق میں تشدّد جاری

سُنی اور شیعہ کے درمیان نزاع۔ پسِ پردہ کون سے عوامل کارفرما؟

عراق میں کئی سالوں سے حالات انتہائی کشیدہ ہیں کوئی کمی نظر نہیں آتی ہے بین الاقوامی میڈیا عراق کے اندرونی حالات قتل وغارتگری کا جو نقشہ پیش کرتا ہے اس سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرتا جس دن وہاں بم دھماکے نہ ہوتے ہوں عراق کی معصوم عوام انتہائی پریشان ہے امریکی اور برطانوی افواج کی گھر گھر کی تلاشی کا مسئلہ ہو یا مزاحمت کاروں کے ساتھ اُن کی مٹھ بھیڑ کا مسئلہ ہو دونوں صورتوں میں عراقی عوام کا مالی و جانی نقصان ہوتا ہے ساتھ ہی غیر ملکی افواج کو بھی اب تک کافی جانی نقصان ہوا ہے اور یہاں یہ بات بھی واضح کرنی ضروری ہے کہ جس مقصد کے پیش نظر غیر ملکی افواج عراق میں داخل ہوئیں تھیں اب تک اس سلسلہ میں کچھ بھی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل امریکہ اور برطانیہ میں وہاں کی عوام عراق میں فوج کشی کے خلاف آواز بلند کررہی ہے اگرچہ صدام حسین ڈکٹیٹر تھا لیکن اس نے اپنی رعایا کو اپنے کنٹرول میں رکھا تھا لیکن اس وقت غیر ملکی افواج کی موجودگی میں جو اندرونی خلفشار خون خرابہ بدامنی کی صورت ہے اس سے بہرحال صدام کا دور کہیں اچھا تھا۔ اب اس وقت جو صورت حال سامنے آرہی ہے اس کے پس پردہ شاید سنی شیعہ مسلمانوں کے مابین نزاع اور فساد پیدا کرنا مقصد ہے جو کہ ساری دنیا کیلئے انتہائی خطرناک صورت اختیار کرسکتا ہے ہم نہایت ہی صاف دلی کے ساتھ تمام قوموں ملکوں سے دردمندانہ گذارش کرتے ہیں کہ ہم سب ایک خدا کے بندے ہیں آیئے ہم نیک نیتی کے ساتھ اس مسئلہ کو حل کرنے میں اپنا اپنا رول ادا کریں اور عراقی معصوم عوام کو اس چنگل سے چھٹکارا دلائیں۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ساری دنیا کی عوام کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپس میں محبت پیار اتفاق اتحاد یگانگت پیدا کریں تاکہ اس قسم کے بین الاقوامی مسائل کا جلد از جلد حل ہوسکے آمین۔ (محمد یوسف انور قادیان)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3- الحمد للہ رب العٰلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**::اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

ترجمہ::اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9) **ترجمہ**::اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ::اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ **ترجمہ**::میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ::اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كما باركت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ**::اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

جلسہ سالانہ قادیان 2005 پر آنے والے مہمانان کرام اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بقدر ضرورت ساتھ لاویں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان امسال انشاء اللہ تعالیٰ 28.27.26 دسمبر 2005 (بروز پیر۔منگل۔بدھ) منعقد ہوگا۔یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔اس سال کا جلسہ سالانہ قادیان غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور مہمانوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوگا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بابرکت روحانی اجتماع میں خلوص نیت کے ساتھ شامل ہونے والوں کیلئے جو دُعائیں کی ہیں ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ کو ان سے ضرور فیضیاب فرماتا ہے۔ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی"۔(اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔جملہ صدر صاحبان اور امراء اپنی جماعت سے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرکے اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی پرزور تحریک کریں۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

بقیہ صفحہ (10)

کردی ہے وہ توبہ کریں خدا تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے وہ رحم کرے گا حکومت کے اخذ سے وہ بچ جائیں گے اس کے بعد میں نے براہین احمدیہ کی خریداری کیلئے نواب صاحب کی طرف سے درخواست کی آپ نے اس کو منظور نہ فرمایا ہر چند عرض کیا گیا آپ راضی نہ ہوئے فرمایا میں نے رحم کرکے ان کے لئے دُعا کردی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ اس عذاب سے بچ جائیں گے میرا یہ فعل شفقت کا نتیجہ ہے۔ایسے شخص کو جس نے کتاب کو اس ذلت کے ساتھ واپس کیا میں اب کسی قیمت پر بھی کتاب دینا نہیں چاہتا یہ میری غیرت اور ایمان کے خلاف ہے ان لوگوں کو جو میں نے تحریک کی تھی خدا تعالیٰ کے مخفی اشارہ کے ماتحت اور اُن پر رحم کرکے کہ یہ لوگ دین سے غافل ہوتے ہیں براہین کی اشاعت میں اعانت اُن کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے اور خدا تعالیٰ انہیں کسی اور نیکی کی توفیق دے ورنہ میں ان لوگوں کو کبھی امید گاہ نہیں بنایا۔ہماری اُمید گاہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی کافی ہے۔نواب صاحب سنگین مقدمہ میں پانچ سال تک مبتلا رہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق انہیں حکومت کے مواخذہ سے بھی بچالیا اور اُن کے خطابات بھی بحال کردئے گئے لیکن افسوس وہ بحالی کی خبر ملنے سے پہلے ہی اس دارِ فانی سے چل بسے"(بحوالہ کتاب تاریخ احمدیت جلد دوئم صفحہ 32 تا 36)

قارئین کرام یہ تو رہا "بھوپال" میں رونما ہونے والا ایک دلچسپ تاریخ ساز واقعہ جس کی راقم الحروف نے قدرے تفصیل کے ساتھ وضاحت کردی ہے آگے تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ سلسلہ کے پہلے خلیفہ حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھی اس شہر بھوپال میں خلافت سے قبل بغرض حصول تعلیم تشریف لائے تھے اور بھوپال کے محدث شاہ عبد القیوم صاحب سے تعلیم بھی حاصل کی تھی۔اسی طرح احمدیت کا وہ روشن ورق جہاں ذکر آتا ہے کہ مولوی محمد بشیر بھوپالوی کے ساتھ حضرت اقدس امام الزماں مسیح علیہ السلام کا ایک مباحثہ بھی ہوا تھا الحق دہلی کتاب میں یہ تفصیل موجود ہے۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ کے معروف بزرگ حضرت مولانا محمد احسن امروہی اسی مولوی محمد بشیر بھوپالوی کے دوست تھے جنہوں نے کہ اسی مباحثہ کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اسی شہر بھوپال میں رہتے ہوئے بیعت کی تھی۔

ایک عرصہ کے بعد حالات نے انگڑائی لی ہے اور بھوپال کے فضاء کو بھی یہ شرف اور خوش نصیبی حاصل ہورہی ہے کہ اب پھر سے ایک بار اسی سرزمین بھوپال میں احمدیت کے جیالے سپوت سرگرم عمل ہیں اور اشاعت حق کے سلسلہ میں مقدور بھر مساعی جمیلہ جاری رکھے ہوئے ہیں اور باقاعدہ ایک معلم وقف جدید بھی اشاعت حق کے سلسلہ میں اس شہر میں متعین ہے بس احباب دُعا کریں کہ اللہ پاک کی بھرپور تائید و نصرت اس شہر بھوپال میں کاروان احمدیت کو حاصل ہو۔(آمین)

اعلان نکاح ::میری بیٹی عزیزہ بشریٰ بیگم سلمہا کے نکاح کا اعلان مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں ہمراہ سہیل احمد ابن کے مفیض احمد چیتاپور کرناٹک اعلان کیا بعد نکاح رخصتی عمل میں آئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو باعث برکت بنائے۔اور دونوں خاندانوں کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (محمد سلمان چنتہ کنٹہ)

بدر کی قلمی و مالی اعانت کرکے عند اللہ ماجور ہوں

ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر ان میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دئے گئے اور انکی کمزوری کو دور کر دیا گیا اسکا علم خدا تعالیٰ کو ہے، مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور موثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور پر بلکہ قلمبند ہو کر شائع کیا گیا باقی جس قدر مقالات انبیاء ہیں وہ اپنے اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے ہیں عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں انکے حال کے مطابق روح سے قوت پا کر تقریریں کرتے تھے۔ مگر نہ اس زمانہ کے متکلموں کی طرح کہ جنکو اپنی تقریر سے فقط اپنا علمی سرمایہ دکھلانا منظور ہوتا ہے۔ یا یہ غرض ہوتی ہے کہ اپنی جھوٹی منطق اور سوفسطائی حجتوں سے کسی سادہ لوح کو اپنے پیچ میں لاویں اور پھر اپنے سے زیادہ جہنم کے لائق کریں۔ بلکہ انبیاء نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے ابلتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے۔ ان کے کلمات قدسیہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سناتے تھے بلکہ انکو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفات روحانی میں مبتلا پا کر علاج کے طور پر انکو نصیحتیں کرتے تھے یا حجج قاطعہ سے ان کے اوہام کو رفع فرماتے تھے۔ اور انکی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے۔ سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور ان کے امراض لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ باب تقریر کھلا رہتا ہے۔ کیونکہ برائی کو نشانہ کے طور پر دیکھ کر اسکے روکنے کے لئے نصائح ضروریہ کی تیر اندازی کرنا اور بگڑے ہوئے اخلاق کو ایسے عضو کی طرح پا کر جو اپنے محل سے ٹل گیا ہو اپنی حقیقی صورت اور محل پر لانا جیسے یہ علاج بیمار کے روبرو ہونے کی حالت میں متصور ہے اور کسی حالت میں کما حقہ ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چندیں ہزار نبی اور رسول بھیجے اور انکی شرف صحبت میں مشرف ہونے کا حکم دیا تا ہر ایک زمانہ کے لوگ چشمدید نمونوں کو پا کر اور انکے وجود کو مجسم کلام الٰہی مشاہدہ کر کے انکی اقتداء کیلئے کوشش کریں۔ اگر صحبت صالحین میں رہنا واجبات دین میں سے نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ اپنے کلام کو بغیر بھیجنے رسولوں اور نبیوں کے اور طور پر بھی نازل کر سکتا تھا یا صرف ابتدائی زمانہ میں ہی رسالت کے امر کو محدود رکھتا اور آئندہ ہمیشہ کے لئے سلسلہ نبوت اور رسالت اور وحی کا منقطع کر دیتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی عمیق حکمت اور دانائی نے ہرگز ایسا منظور نہیں رکھا اور ضرورت کے وقتوں میں یعنی جب کبھی محبت الٰہی اور خدا پرستی اور تقویٰ طہارت وغیرہ امور واجبہ میں فرق آتا رہا ہے مقدس لوگ خدا تعالیٰ سے وحی پا کر نمونہ کے طور پر دنیا میں آتے رہے ہیں اور یہ دونوں قضیئے باہم لازم ملزوم ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے اصلاح خلائق کی طرف توجہ ہے تو یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے رہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص توجہ سے بینائی بخشی ہو اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو، بلاشبہ یہ بات یقینی اور امور مسلمہ میں سے ہے کہ یہ مہم عظیم اصلاح خلائق کی صرف کاغذوں کے گھوڑے دوڑانے سے روبراہ نہیں ہو سکتی اس کے لئے اسی راہ پر قدم مارنا ضروری ہے جس پر قدیم سے خدا تعالیٰ کے پاک نبی مارتے رہے ہیں۔ اور اسلام نے اپنا قدم رکھتے ہی اس موثر طریق کو ایسی مضبوطی اور استحکام سے رواج دیا ہے کہ اسکی نظیر دوسرے مذہبوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ کون اس جماعت کثیر کا دوسری جگہ وجود دکھلا سکتا ہے جو تعداد میں دس ہزار سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی اور کمال اعتقاد اور انکسار اور جانفشانی اور پوری محویت سے سچائی کے حاصل کرنے اور راستی کے سیکھنے کے لئے آستانہ نبوی پر دن رات پڑی رہتی تھی۔ بیشک حضرت موسیٰ کو بھی ایک جماعت ملی تھی مگر وہ کیسی اور کس قدر سرکش اور متمرد اور روحانی صحبت اور صدق قدم سے دور اور مہجور رہنے والی تھی اس بات کو بائبل کے پڑھنے والے اور یہودیوں کی تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں مگر آنحضرت ﷺ کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہو گئی تھی اور انکے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھے۔ سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے محض بت پرستی کرنے والے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دنیا میں غرق رہنے والے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اسکی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہا دیا یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا۔ سو اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ... ق انکو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے اور حقارت اور ذلت کا سیہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے (فتح اسلام ص ۱۰ تا ۲۳)

"جہیز کی نمائش سے بچنا چاہئے جو کچھ دیا جاتا ہے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے نہ صرف جہیز بلکہ بری کی نمائش بھی بری چیز ہے" (ارشادات عالیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی اور ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں فرمایا ماپ تول پورا نہ کرنا یا ڈنڈی مارنا اور لیتے ہوئے زیادہ لینے کی کوشش کرنا یہ تمام باتیں چوری اور ڈاکے ڈالنے کے برابر ہیں اس لئے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ کوئی بڑا گناہ نہیں بعض لوگ دوسروں کو دھوکے سے بیوقوف بناتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ بہت عقلمندی کا کام کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ بھی فساد پیدا کرنے والے طریقے ہیں اس قسم کے لوگ دوسروں کے مال کھا کر آپس میں لڑائی جھگڑا کر کے فساد کا موجب بنتے ہیں دوسرا فریق کاروائی کرتا ہے تو تعلقات خراب ہوتے ہیں دشمنیاں بڑھتی ہیں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں پھر لوگوں کا مال کھانے والا اور کم تولنے والا اس حرام مال کی وجہ سے جو وہ کھا رہا ہوتا ہے طبعاً فسادی اور فتنہ پرداز بن جاتا ہے دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والا نہیں ہوتا نیکی کے کام کی اس سے توقع نہیں کی جاتی اور یہ کاروباری بددیانتی ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے پہلی قوموں پر تباہی آئی ہے فرمایا یہ واقعات جو قرآن کریم میں ہمیں بتائے گئے ہیں یہ صرف پرانے لوگوں کے قصے نہیں ہیں بلکہ آئندہ آنے والوں کیلئے اس میں سبق ہے کہ اگر وہ ایسی بدعملیوں کا شکار ہوں گے تو پہلی قوموں کی طرح ہی عذاب کے مورد بنیں گے فرمایا اس زمانہ میں دنیاوی لالچ کی وجہ سے انفرادی طور پر بھی اور قوموں کی سیاست کی وجہ سے بھی ایک دوسرے کو تجارت میں لین دین میں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے معاہدات پر من و عن عمل نہیں ہوتا بعد میں سو سو تاویلیں نکالی جاتی ہیں فرمایا مغرب کی عیسائی قومیں ایک حد تک انفرادی معاملات میں اگرچہ دیانت پر قائم ہیں لیکن جب غریب ممالک کے ساتھ ان کے تجارتی لین دین ہوتے ہیں تو یہ ہر طرح ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور دوہرے معیار قائم کرتے ہیں اپنی قوموں سے لین دین اور طرح کے اور غیر مذاہب کے لوگوں سے لین دین اور طرح کے بلکہ غریب ممالک کی معاشی پالیسیاں بنانے کے بہانے ان کو ایسے چکر میں ڈال دیتے ہیں کہ وہ ترقی کر ہی نہیں سکتے۔ فرمایا ان چیزوں کی جڑیں بھی لین دین اور مالی معاملوں کی بددیانتی سے ہی جڑی ہوئی ہیں پس آج ہمیں ہر قوم کے لیڈران تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے کہ تجارتی بددیانتیوں کے نتیجہ میں دنیا میں فساد پیدا ہوتا ہے ہمیں اس فساد سے دنیا کو محفوظ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ہر احمدی کو اپنے اپنے دائرے میں یہ پیغام پہنچانا چاہئے قرآن کریم کے انذار کو سامنے رکھنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پیش کرنا چاہئے آج دنیا کو ہر مصیبت اور آفت اور تباہی سے بچانے کیلئے ہر قسم کے اعلیٰ خلق پر عمل اور اس کی تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں لین دین اور قرضوں کی ادائیگی کے تعلق سے احادیث نبویہ بیان فرمائیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں امانت و دیانت اور لین دین میں اعلیٰ معیار قائم کیا تھا صحابہ نے یہاں تک اعلیٰ معیار قائم کر لیا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی چیز کی قیمت کم بتا رہا ہو تو وہ اس کی چیز بجائے کم قیمت پر لینے کے مناسب دام پر لیتے تھے اس طرح اگر کسی سے قرض لیتے تھے تو نہ صرف یہ کہ اسے وقت پر واپس کرتے تھے بلکہ حسب توفیق زیادہ دیتے تھے۔ فرمایا ہم جو اس زمانے کے امام پر ایمان لائے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر اور زور سے زیادہ عمل کریں اور آپس میں لین دین کے تعلقات یا غیروں کے ساتھ لین دین کے تعلقات میں قرآن مجید کی امانت و دیانت کی سنہری تعلیمات پر عمل کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو قرض لیکر اس کی ادائیگی نہیں کرتا تھا احمدیوں نے اگر دنیا سے فساد دور کرنا ہے تو آپس میں بھی اور غیروں کے ساتھ بھی معاشی اور معاشرتی طور پر اعلیٰ معیار قائم کرنا ہوگا۔

فرمایا ایک زمانہ تھا جبکہ امام وقت کے خطبات احمدیوں تک دیر سے پہنچتے تھے اور بعض لوگوں کو پہنچتے ہی نہ تھے لیکن اب ایم ٹی اے کی برکت سے تمام دنیا کے احمدی ساتھ ساتھ ہی ان نصیحت کی باتوں کو سن لیتے ہیں اسلئے ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے کہ ہر احمدی دنیا میں ہر جگہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے اور کوشش کرے کہ اس سے ایسی کمزوریاں سرزد نہ ہوں جو جماعت کی بدنامی کا باعث ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قائدین مجالس متوجہ ہوں

جملہ قائدین مجالس / قائدین / علاقائی و صوبائی کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا نیا سال یکم نومبر 2005ء سے شروع ہو چکا ہے۔ لہٰذا جملہ قائدین اپنی اپنی مجالس کا مکمل جائزہ لیکر تجنید مرتب کر کے دسمبر کے پہلے ہفتہ تک دفتر ہذا کو ارسال کر دیں۔ جہاں نئی مجالس قائم ہوئی ہیں۔ وہاں کے مبلغ انچارج صاحبان و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہاں کی تجنید بنا کر دفتر ہذا کو ارسال کر دیں۔ تاکہ ہندوستان کی تمام مجالس کی تجنید کا ریکارڈ دفتر میں مرتب کیا جا سکے۔ (محمد ہدایت اللہ مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books andStationary; etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 Tuesday 15th Nov 2005 Issue No. 46

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

ڈنمارک سے پہلی مرتبہ MTA کے توسط سے خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ کی Live نشریات۔ بیعت کی تقریب، تقریب آمین، واقفین نو بچوں اور اور بچیوں کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اور جماعت کی نیشنل مجالس عاملہ سے الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا تفصیلی جائزہ اور جماعتی ترقی واستحکام کے لئے بیش قیمت ہدایات۔

قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم کے ارکان کے ساتھ میٹنگ۔ فیملی ملاقاتیں۔ دورۂ ڈنمارک کی پریس میڈیا میں کوریج

مالمو اور گاتھن برگ (سویڈن) میں ورود مسعود، والہانہ استقبال، فیملی ملاقاتیں، مالمو کی مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ، مالمو میں مسجد و مشن ہاؤس کے لئے زیر خرید جگہ کا معائنہ۔ مسجد ناصر گاتھن برگ اور مشن ہاؤس و دفاتر کا معائنہ اور موقع پر ضروری ہدایات۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

8 ستمبر 2005ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور سرانجام دیئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ڈنمارک کی مختلف جماعتوں کے 35 خاندانوں کے 135 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقات کرنے والوں میں بہت سے خاندان، بچے بوڑھے، مرد خواتین ایسے تھے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلی بار مل رہے تھے۔ ان کے جذبات اور خوشی اور مسرت کا اظہار ان کے چہروں سے عیاں تھا۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھے۔ اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور سعادتوں کو اور جو روحانی تبدیلی ان میں آئی ہے اس کو ان کے لئے دائمی بنادے۔

پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر مغرب و عشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

9 ستمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ ڈنمارک کے لئے ایک تاریخی اہمیت کا حامل دن تھا۔ ڈنمارک کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ اس طرح آج ڈنمارک بھی ان خوش قسمت ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا جہاں سے MTA کی Live نشریات ہوئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا متن حسب دستور علیحدہ شائع ہو رہا ہے۔ تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ سات ممبران پر مشتمل ایک عرب فیملی اور ایک ڈینش دوست احمدیت میں داخل ہوئے۔ عرب فیملی کے سربراہ اور ڈینش دوست نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کی یہ تقریب MTA پر Live نشر ہوئی۔ ان نو احمدیوں سے بیعت لینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ کوپن ہیگن اور ناکسو جماعت کی 30 فیملیز کے 135 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آمین کی تقریب ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بچوں اور ایک بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پریس میں دورہ کی کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو اور دورہ کی دیگر تفصیلات اور پروگراموں کے بارہ میں اخبارات میں اشاعت کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔ آج درج ذیل تین اخباروں نے اپنی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ حضور انور کے خطاب اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین اور آرٹیکل شائع کئے۔

(۱) اخبار Ekstra Bladet (اس اکیلے اخبار کی روزانہ اشاعت 4 لاکھ ہے)۔ (۲) اخبار Jyske Vestkysten
(۳) اخبار Roskilde Stiftidens

اس کے علاوہ آج حضور انور کے خطبہ جمعہ کے دوران درج ذیل تین اخبارات کے نمائندے آئے اور انہوں نے حضور انور کی تصاویر بھی لیں۔ اور اخبارات میں اشاعت کے لئے اپنی رپورٹس بھی تیار کیں۔

(۱) اخبار Jyllands Poste (۲) اخبار Vestegnen
(۳) اخبار Hvidovre Avis

پہلے دونوں اخبارات کی اشاعت تین لاکھ ہے۔ موخر الذکر علاقہ کا لوکل اخبار ہے۔ اس کے نمائندہ نے حضور انور کے خطبہ اور نماز جمعہ کی کوریج کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ اور پروگراموں کے بارہ میں امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کا انٹرویو بھی لیا۔

10 ستمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

دس بجے مسجد نصرت جہاں میں واقفین نو بچوں کی کلاس ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزم منصور احمد داؤد نے کی۔ اس کے بعد عزیزم سجاد احمد چغتائی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام۔

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

نظم کے بعد عزیزم دانیال احمد چغتائی نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کردے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ عبادت کر اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ زکوۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا۔ کون کون تلاوت کرتا ہے؟ صبح نماز پڑھتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا امی ابو کو نماز کے لئے کہہ دیا کریں کہ وہ آپ کو جگا دیا کریں۔ ہر احمدی کو تلاوت کرنی چاہئے۔ اور واقفین نو کو اس طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ نماز پڑھنے والے گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو 15، 16 سال کی عمر کے بچے ہیں انہیں پتہ ہے کہ یہاں کس کس طرح کے گناہ ہیں۔ ان گناہوں سے بچیں۔ چندہ تحریک جدید، وقف جدید میں شامل ہوں۔ چندہ دینے کی عادت پیدا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آنحضرت ﷺ کی زندگی کے بارہ میں پڑھیں تاکہ آپ غیر مسلموں کے اعتراضات کے جوابات دے سکیں۔

اس کے بعد عزیزم احسان احمد نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ کے موضوع پر تقریر کی اور عزیزم بلال محمود بٹر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت ﷺ کی مدح میں عربی قصیدہ یاعین فیض اللہ و العرفان کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

بعد ازاں عزیزم جبرئیل سیّد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کیا۔ یہ 1904ء کا واقعہ ہے جب آپؑ لیکچر کے لئے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ ایک سبز پوش فقیر نے اصرار کیا کہ آپ مجھے لکھدیں کہ جو کچھ آپ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے سب سچ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ایک ہفتہ بعد آؤ ہم لکھدیں گے۔ جب ایک ہفتہ کے بعد وہ آیا تو حضور علیہ السلام نے یہ الفاظ لکھ کر اور اپنی مہر لگا کر اُسے دیئے۔

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے دعویٰ کیا ہے یا جو کچھ اپنے دعویٰ کی تائید میں لکھا ہے یا جو میں نے الہام الٰہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں وہ سب صحیح ہے، سچ ہے اور درست ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ الراقم خاکسار مرزا غلام احمد"۔

اس کے بعد عزیزم اویس ندیم شیخ نے خلافت سے محبت و اطاعت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں سلمان طاہر نے ایک لطیفہ پیش کیا۔ جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح کے موضوع پر عزیزم عطاء الحی منیر احمد نے تقریر کی۔ پروگرام کے آخر پر چھ بچوں عزیزم سید اویس حمدانی، سیّد ہارون احمد، جبرئیل سیّد، محبّ الرحمٰن، صہیب فرہاد البابا اور خالد احمد البابا نے گروپ کی صورت میں ترانہ "اے مسیحا نفس اے مہ دلبراں" پیش کیا۔ کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں